بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ   نحمدہ وَ نُصَلِّی عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ   وَعَلٰی عَبۡدِہِ الۡمَسِیۡحِ الۡمَوۡعُوۡدِ

اللّٰہُ نُوۡرُ السَّمٰوٰتِ وَ الۡاَرۡضِ مَثَلُ نُوۡرِہٖ کَمِشۡکٰوۃٍ فِیۡہَا مِصۡبَاحٌ

مِشکوٰۃ

MONTHLY MISHKAT

"قوموں کی اصلاح
نوجوانوں کی اصلاح
کے بغیر نہیں ہوسکتی"

(بانی تنظیم مجلس خدام الاحمدیہ)

مجلس خدام الاحمدیہ بھارت کا ترجمان

MAJLIS KHUDDAM-UL-AHMADIYYA BHARAT

نگران: کے طارق احمد صدر مجلس خدام الاحمدیہ بھارت

فہرست مضامین

اداریہ	2
قرآن کریم / انفاخ النبی / کلام الامام المہدی / امام وقت کی آواز	3
خلاصہ خطبات جمعہ ماہِ ستمبر 2021ء	4
سالانہ رپورٹ مجلس خدام الاحمدیہ بھارت	9
سالانہ رپورٹ مجلس اطفال الاحمدیہ بھارت	13
شمائل مہدی علیہ الصلوٰۃ والسلام	16
خلیفہ وقت کے ساتھ تعلق پختہ کرنے کے ذرائع	20
پیغام حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز برموقع سالانہ اجتماع مجلس خدام الاحمدیہ بھارت 2021ء	23
بنیادی مسائل کے جوابات	25
سائنس کی دنیا	30
Fitness & Health Corner	32
گوشۂ ادب	33
بزم اطفال	34
ملکی رپورٹس	36
Message of Huzoor Anwa ABA on the occasion of National Ijtima MKA India 2021	38
Summary of the Friday Sermon on 17th Sep 2021	40

مضمون نگار حضرات کے افکار وخیالات سے رسالہ کا اتفاق ضروری نہیں ہے

ایڈیٹر
نیاز احمد نائک

نائبین
تبریز احمد سلیچہ، اطہر احمد شمیم
ریحان احمد شیخ، محمد کاشف خالد

مینیجر
سید عبد الہادی

مجلس ادارت
بلال احمد آہنگر، مرشد احمد ڈار
عمر عبد القدیر، ناصر الدین حامد
صالح احمد، اعجاز احمد میر

ڈیزائننگ
محمد ضیاء الدین، کامران شریف
نیّر احمد، صباح الدین شمس

دفتری امور
سید حارث احمد، مجاہد احمد سلیچہ

مقام اشاعت
دفتر مجلس خدام الاحمدیہ بھارت

سالانہ بدل اشتراک

اندرون ملک	₹ 220
بیرون ملک	$ 150
قیمت فی پرچہ	₹ 20

Printed and Published by Mohammad Nooruddin M.A, B.Lib and owned by Majlis Khuddam-ul Ahmadiyya Bharat Qadian and Printed at Fazl e Umar Printing Press, Harchowal Road, Qadian Distt. Gurdaspur 143516 Punjab India, and Published at Office Majlis Khuddam-ul-Ahmadiyya Bharat, P.O Qadian, Distt. Gurdaspur 143516 Punjab India. Editor Niyaz Ahmad Naik

اداریہ

”التَّقْوٰی ھٰھُنَا“

حضرت نبی کریم ﷺ نے ایک مرتبہ اپنے سینہ کی طرف اشارہ کر کے فرمایا کہ تقویٰ یہاں ہے۔ اس حدیث سے عموماً یہی سمجھا جاتا ہے کہ دل تقویٰ کا مرکز و مصدر رہے۔ ہمارے پیارے امام سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ اس حدیث میں آنحضرت ﷺ نے دراصل اس طرف اشارہ فرمایا ہے کہ حقیقی تقویٰ کی جگہ آپ ﷺ کا قلب مطہر ہے۔ آپ ﷺ تقویٰ کی عمیق در عمیق راہوں سے نہ صرف واقف تھے بلکہ ان پر گامزن بھی تھے۔ اسی لئے اللہ تعالیٰ نے آپ کو قابل تقلید اسوہ ٹھہرایا اور ہمیں آپ کی تقویٰ کی راہوں کو اختیار کرنے کی تعلیم دی۔

بچپن سے ہی آپ ﷺ کا قلب اطہر اپنے مولائے حقیقی کی طرف مائل تھا۔ بچپن میں ایک دفعہ بچوں کے ساتھ کھیلتے ہوئے فرشتوں نے آپ کے سینہ کو چاک کر کے آپ کے دل کو صاف کیا تھا۔ یہ ایک کشفی نظارہ تھا جو اسطرف اشارہ تھا کہ اللہ تعالیٰ آپ کی قلبی اور باطنی پاکیزگی کا آپ محافظ و نگران ہے۔ چنانچہ ایک دفعہ بچپن میں آپ کو مکہ کے میلوں میں جانے کی خواہش ہوئی۔ آپ نے ریوڑ کی ذمہ داری کسی اور کو سپرد کرتے ہوئے ان میلوں کا قصد کیا۔ لیکن آپ کو راستے میں نیند آگئی اور آپ سو گئے۔ اسلئے میلے میں نہیں جاسکے۔ یہ الٰہی تصرف تھا جس کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے آپ کو دنیا کے لہو ولعب سے دور رکھا۔ دعویٰ نبوت سے قبل بھی آپ مکہ میں صدیق اور امین کے لقب سے مشہور تھے۔ آپ ﷺ کا تزکیہ نفس اس حد تک تھا کہ آپ نے فرمایا کہ شیطان انسان میں خون کی طرح دوڑتا ہے لیکن میرا شیطان مسلمان ہوگیا ہے۔ آپ ﷺ ہمیشہ اپنے صحابہ کو شیطان کے حملوں اور تقویٰ کی باریک راہوں سے متعارف کرانے کی فکر میں رہتے تھے۔ حضرت صفیہ بنت حیی رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ بیان کرتی ہیں کہ نبی ﷺ اعتکاف میں تھے، تو میں رات کے وقت آپ سے ملاقات کے لیے (مسجد میں) آئی۔ میں آپ ﷺ سے باتیں کرتی رہی۔ پھر جب واپس ہونے کے لیے کھڑی ہوئی، تو آپ ﷺ بھی مجھے چھوڑ کر آنے کے لیے کھڑے ہوگئے۔ اسی وقت دو انصاری صحابہ کا وہاں سے گزر ہوا۔ جب انھوں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا، تو تیز چلنے لگے۔ آپ ﷺ نے ان سے فرمایا: ذرا ٹھہرو۔ یہ صفیہ بنت حیی ہیں! ان دونوں صحابہ نے عرض کیا: سبحان اللہ، یارسول اللہ! (کیا ہم آپ کے بارے میں کوئی شبہ کر سکتے ہیں؟) آپ ﷺ نے فرمایا کہ شیطان انسان کے اندر خون کی طرح دوڑتا رہتا ہے۔ اس لیے مجھے ڈر لگا کہ کہیں تمھارے دلوں میں بھی کوئی بری بات نہ ڈال دے۔

حضرت نبی کریم ﷺ نے زندگی کے ہر شعبہ میں بہترین قابل تقلید نمونہ پیش فرمایا۔ ہر قدم اور ڈگر پر تقویٰ کو فوقیت دی۔ اپنے گھر میں اپنی ازواج مطہرات کے ساتھ آپ نے تقویٰ اللہ سے کام لیتے ہوئے مساویانہ طور پر باری مقرر فرمائی تھی۔ آپ ﷺ نے جنگ بدر کے تمام قیدیوں کی رسیاں ڈھیلی کرنے کا ارشاد فرمایا جب آپ کے چچا حضرت عباسؓ کی رسی ڈھیلی کی گئی تھی۔ اسی طرح ایک اونچے خاندان کی عورت کی چوری پر سفارش پر فرمایا کہ اگر میری بیٹی فاطمہؓ بھی چوری کرتی تو میں اسکے بھی ہاتھ کاٹ دیتا۔ یہ اللہ تعالیٰ کی حدود کی تنفیذ کا آپ کے دل میں جذبہ اور خوف تھا۔ جنگ جس کے بارے میں مہذب اور متمدن اقوام کا مقولہ ہے کہ اس میں سب جائز ہے۔ آپ نے ہر حال تقویٰ ملحوظ خاطر رکھا۔ عورتوں، بچوں، معصومول، راہبوں، کے قتل سے منع فرمایا۔ فصل ونسل کو برباد کرنے سے منع فرمایا۔ آپ ﷺ نے ایک یہودی اور مسلمان کے درمیان تنازعہ میں یہودی کے حق میں فیصلہ دیا۔ غرض آپ ﷺ نے تقوی اللہ کو مدنظر رکھتے ہوئے عدل وانصاف قائم فرمایا۔ اسی تقوی اور عدل و انصاف کی آج دنیا کو ضرورت ہے۔ اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو خصوصاً اور تمام دنیا کو عموماً آپ ﷺ کی تقویٰ کی راہوں پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اسی اسوہ حسنہ میں دنیا کی نجات مضمر ہے۔

(نیاز احمد نائک)

قرآن کریم

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا لَا يَحِلُّ لَـكُمۡ اَنۡ تَرِثُوا النِّسَآءَ كَرۡهًا ‌ؕ وَلَا تَعۡضُلُوۡهُنَّ لِتَذۡهَبُوۡا بِبَعۡضِ مَاۤ اٰتَيۡتُمُوۡهُنَّ اِلَّاۤ اَنۡ يَّاۡتِيۡنَ بِفَاحِشَةٍ مُّبَيِّنَةٍ‌ ۚ وَعَاشِرُوۡهُنَّ بِالۡمَعۡرُوۡفِ‌ ۚ فَاِنۡ كَرِهۡتُمُوۡهُنَّ فَعَسٰۤى اَنۡ تَكۡرَهُوۡا شَيۡـــًٔا وَّيَجۡعَلَ اللّٰهُ فِيۡهِ خَيۡرًا كَثِيۡرًا ﴿۲۰﴾ (النساء: 20)

ترجمہ: اے وہ لوگو! جو ایمان لائے ہو تمہارے لئے جائز نہیں کہ تم زبردستی کرتے ہوئے عورتوں کا ورثہ لو اور انہیں اس غرض سے تنگ نہ کرو کہ تم جو کچھ انہیں دے بیٹھے ہو اس میں سے کچھ پھر لے بھاگو۔ سوائے اس کے کہ وہ کھلی کھلی بے حیائی کی مرتکب ہوئی ہوں اور ان سے نیک سلوک کے ساتھ زندگی بسر کرو اور اگر تم انہیں ناپسند کرو تو عین ممکن ہے کہ تم ایک چیز کو ناپسند کرو اور اللہ اس میں بہت بھلائی رکھ دے۔

کلام الامام المہدی علیہ السلام

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ:

ایک شخص اپنی منکوحہ سے مہر بخشوانا چاہتا تھا مگر وہ عورت کہتی تھی تو اپنی نصف نیکیاں مجھے دیدے تو بخش دوں۔ خاوند کہتا رہا کہ میرے پاس حسنات بہت کم ہیں بلکہ بالکل ہی نہیں ہیں۔ اب وہ عورت مرگئی ہے خاوند کیا کرے؟ حضرت اقدس نے فرمایا کہ:۔

”اسے چاہیئے کہ اس کا مہر اس کے وارثوں کو دیدے۔ اگر اس کی اولاد ہے تو وہ بھی وارثوں سے ہے۔ شرعی حصہ لے سکتی ہے اور علیٰ ہٰذا القیاس خاوند بھی لے سکتا ہے۔“

(ملفوظات جلد چہارم صفحہ ۲۳۵، ۲۳۶ ایڈیشن ۱۹۸۸ء)

انفاخ النبی صلی اللہ علیہ وسلم

حضرت جابر بن عبد اللہؓ بیان کرتے ہیں کہ حضرت سعد بن ربیع کی بیوی اپنی دونوں بیٹیوں کے ہمراہ آنحضرتؐ کے پاس آئیں اور عرض کیا کہ یا رسول اللہؐ! یہ دونوں سعد بن ربیعؓ کی بیٹیاں ہیں جو آپؐ کے ساتھ لڑتے ہوئے احد کے دن شہید ہو گئے تھے۔ اور ان کے چچا نے ان دونوں کا مال لے لیا ہے اور ان کے لیے مال نہیں چھوڑا اور ان دونوں کا نکاح بھی نہیں ہوسکتا جب تک ان کے پاس مال نہ ہو۔ آپؐ نے فرمایا اللہ تعالیٰ اس کے بارے میں فیصلہ فرمائے گا۔ اس پر میراث کے احکام پر مشتمل آیت نازل ہوئی۔ پھر رسول اللہؐ نے چچا کو بلوایا اور فرمایا کہ سعد کی بیٹیوں کو سعد کے مال کا تیسرا حصہ دو اور ان دونوں کی والدہ کو آٹھواں حصہ دو اور جو بچ جائے وہ تمہارا ہے

(سنن الترمذی، کتاب الفرائض، باب ماجاء فی میراث البنات)

امام وقت کی آواز

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

لوگ عورتوں کے حقوق ادا نہیں کرتے، وارثت کے حقوق۔ اور ان کا شرعی حصہ نہیں دیتے اب بھی یہ بات سامنے آتی ہے برصغیر میں اور جگہوں پر بھی ہوگی کہ عورتوں کو ان کا شرعی حصہ نہیں دیا جاتا۔ وراثت میں ان کو جو اُن کا حق بنتا ہے نہیں ملتا۔ اور یہ بات نظام کے سامنے تب آتی ہے جب بعض عورتیں وصیت کرتی ہیں تو لکھ دیتی ہیں مجھے وراثت میں اتنی جائیداد تو ملی تھی لیکن مَیں نے اپنے بھائی کو یا بھائیوں کو دے دی اور اس وقت میرے پاس کچھ نہیں ہے۔ اب اگر آپ گہرائی میں جاکر دیکھیں، جب بھی جائزہ لیا گیا تو پتہ یہی لگتا ہے کہ بھائی نے یا بھائیوں نے حصہ نہیں دیا اور اپنی عزت کی خاطر یہ بیان دے دیا کہ ہم نے دے دی ہے۔

(خطبات مسرور جلد 1 صفحہ نمبر 115-116)

خلاصہ خطبہ جمعہ

سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

فرمودہ 03 ستمبر 2021ء بمقام مسجد مبارک، اسلام آباد یو کے

تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: گذشتہ دنوں ہمارے ایک بہت ہی پیارے بچے اور واقفِ زندگی عزیزم سیّد طالع احمد ابن سیّد ہاشم اکبر کی گھانا میں شہادت ہوئی۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔ 23 اور 24 اگست کی درمیانی شب ایم ٹی اے کی تین رکنی ٹیم غانا کے نادرن ریجن میں ریکارڈنگ کرکے کماسی آرہی تھی کہ راستے میں سوا سات بجے کے قریب ڈاکوؤں کی فائرنگ سے عزیزم سیّد طالع احمد اور عمر فاروق صاحب زخمی ہوگئے۔

سیّد طالع احمد محترمہ امۃ اللطیف بیگم صاحبہ اور سیّد میر محمد احمد صاحب کے نواسے، حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ کے پڑنواسے اور حضرت ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحبؓ کے پڑپوتے تھے۔ حضرت میر محمد اسمٰعیل صاحبؓ حضرت اماں جانؓ کے چھوٹے بھائی تھے اس لحاظ سے ان کا سلسلہ حضرت اماں جانؓ سے ملتا ہے اور پھر حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ کی وجہ سے حضرت مسیح موعودؑ سے رشتہ قائم ہوتا ہے۔ مرحوم مرزا غلام قادر شہید کے داماد بھی تھے۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے موصی اور تحریکِ وقفِ نَو میں شامل تھے۔ انہوں نے بائیو میڈیکل سائنس میں ڈگری حاصل کرنے کے بعد جرنلزم میں ماسٹرز کیا تھا۔ 2013ء میں زندگی وقف کی اور پھر مختلف دفاتر میں کام کرنے کے بعد 2016ء میں ایم ٹی اے نیوز میں کُل وقتی تقرری ہوئی جہاں انہوں نے دستاویزی فلمیں بنائیں اور ہفتہ وار پروگرام This week with Huzur کی تو انہوں نے ہی طرح ڈالی تھی۔ اپنی مقامی جماعت اور پھر خدام الاحمدیہ کے تحت بھی خدمات کا موقع ملا۔

عزیزم طالع کو جماعتی املاک اور وقت کی اتنی قدر تھی کہ راستے میں بھی لیپ ٹاپ پر اپنا کام کر رہے تھے کہ Mpaha جنکشن کے قریب ڈاکوؤں نے گاڑی پر فائرنگ کر دی۔ آپ کی کمر پر گولی لگی اور بہت سا خون بہ گیا۔ پہلے پولی کلینک میں ان کی میڈیکل ٹریٹمنٹ ہوئی اور پھر ٹمالے ٹیچنگ ہسپتال جاتے ہوئے راستے میں واقعہ کے تقریباً ساڑھے چار گھنٹے کے بعد ان کی وفات ہوگئی۔

عمر فاروق صاحب کہتے ہیں کہ طالع کا سر میری ران پہ تھا اور وہ بار بار مجھ سے یہی پوچھتے تھے کہ کیا ہمارے اس واقعے کی حضورِ انور کو اطلاع ہوگئی ہے۔ خون ضائع ہوجانے اور حد درجہ تکلیف کے باوجود ہسپتال جاتے ہوئے انہوں نے اپنے ساتھیوں کو بتایا کہ فائرنگ کے دوران مَیں نے لیپ ٹاپ اور دوسری قیمتی اشیا گاڑی کی پچھلی نشستوں کے نیچے دھکیل دی ہیں، وہاں محفوظ ہیں انہیں نکال لینا۔ اس قدر زخمی ہونے کے باوجود انہیں جماعتی اموال اور تاریخ کے محفوظ ہونے کی فکر تھی۔ عمر فاروق صاحب کہتے ہیں کہ راستے میں بار بار مجھے کہتے کہ

Tell Huzur that I love him and tell my family that I love them

حضورِ انور نے فرمایا کہ ایک ہیرا تھا جو ہم سے جدا ہوگیا۔ اللہ تعالیٰ جماعت کو خلافت کے وفاشعار اور دین کو مقدّم رکھنے والے عطا فرماتا ہے لیکن اس کا نقصان ایسا ہے جس نے ہلا کر رکھ دیا ہے۔ وہ وقف کی روح کو سمجھنے والا اور اپنے عہد کو حقیقی رنگ میں نبھانے والا پیارا وجود تھا۔ اسے دیکھ کر مجھے حیرت ہوتی اور اب تک ہوتی ہے کہ اس دنیاوی ماحول میں پلنے والے بچے نے اپنے وقف کو سمجھا، اسے نبھایا اور پھر اسے انتہا تک پہنچا دیا۔

حضورِ انور نے فرمایا کہ اے پیارے طالع! تمہارے ان آخری الفاظ سے پہلے بھی مجھے پتا تھا، تمہارے ہر عمل، ہر حرکت و سکون، تمہاری آنکھوں کی چمک اور چہرے کی ایک عجیب قسم کی رونق سے اُس محبت کا اظہار ہوتا تھا۔ مجھے شاید ہی کسی میں اس محبت کا اظہار نظر آتا ہو۔

اے پیارے طالع! مَیں گواہی دیتا ہوں کہ یقیناً تم نے اپنے وقف اور عہد کے اعلیٰ ترین معیاروں کو حاصل کرلیا۔ وہ خلیفۂ وقت کے الفاظ پر عمل کی کس کس طرح کوشش کرتا تھا اس کا اندازہ اس سے ہوتا ہے کہ مربیان سے بعض میٹنگز میں مَیں نے کہا تھا کہ مربیان کو ایک گھنٹے کے قریب تہجد پڑھنے کی کوشش کرنی چاہیے۔ عزیز طالع نے اس پر عمل کرنے کی کوشش شروع کر دی۔ وہ خاندان حضرت مسیح موعودؑ کا فرد ہونے کی حیثیت سے افرادِ خاندان کے لیے بھی وفا اور اخلاص کا ایک نمونہ قائم کر گیا ہے۔ وہ واقفینِ زندگی کے لیے بھی حیرت انگیز نمونہ تھا۔ اہلیہ سطوت صاحبہ کہتی ہیں کہ آنحضور ﷺ سے اس قدر محبت تھی کہ آپؐ کے ذکر پر بچوں کی طرح روتا تھا۔ بیٹے طلال کو آنحضور ﷺ کی کہانیاں سناتا تو ہچکیاں لے کر روتا۔ شہید کے والد لکھتے ہیں کہ الحمد للہ! خدا تعالیٰ نے ہمارے بیٹے کو شہادت کے لیے چُن لیا۔ اس کی روح رسول اللہ ﷺ کی محبت میں چودہ سو سال قبل کے مکّے اور مدینے کی گلیوں میں پھرتی تھی اور اس کا جسم پیکرِ عشق تھا۔ شہید مرحوم کی والدہ کہتی ہیں کہ بیٹے کے انتقال کے بعد مجھے اس بات کا زیادہ احساس ہوا ہے کہ اسے آپ سے کس قدر محبت تھی۔

حضورِ انور نے فرمایا کہ طالع شہید نے آنحضرتؐ اور حضرت مسیح موعودؑ کی جسمانی اور روحانی آل ہونے کا حق ادا کر دیا۔ حضورِ انور نے نمازِ جنازہ حاضر ادا کیے جانے کا ارشاد فرماتے ہوئے دعا کی کہ اللہ تعالیٰ اس کے بیوی بچوں کا حافظ و ناصر ہو، ماں باپ، بہن بھائیوں کو صبر اور حوصلہ دے۔ اس کے بہن بھائی اور اس کی اولاد اس کی نیکیوں کو جاری رکھنے والے ہوں۔

فرمودہ 10 ستمبر 2021ء بمقام مسجد مبارک، اسلام آباد، یوکے

تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: حضرت عمرؓ کے زمانۂ خلافت اور اُس میں ہونے والی جنگوں کا ذکر چل رہا ہے۔ حضرت ابوبکرؓ کے دَورِ خلافت میں دمشق کا محاصرہ کئی ماہ تک جاری رہا اور حضرت ابوبکرؓ کی وفات کے بعد مسلمانوں کو فتح حاصل ہوئی۔ چونکہ یہ حضرت ابوبکرؓ کا دَور ہے، اس لیے اس کی تفصیلات ان شاء اللہ آپؓ کے ذکر میں پیش کی جائیں گی۔ فی الوقت دمشق کی فتح کے بعد پیش آمدہ واقعات بیان کرتا ہوں۔

دمشق فتح ہوجانے کے بعد حضرت ابوعبیدہؓ نے حضرت خالد بن ولیدؓ کو بقاع کی مہم پر روانہ کیا، جہاں فتح کے بعد حضرت خالدؓ نے میسنون نامی چشمے کی طرف ایک سریہ آگے بھیجا۔ رومیوں کے ایک دستے نے مسلمانوں کے عقب سے حملہ کیا جس کی وجہ سے بہت سے مسلمان شہید ہوگئے۔ ان شہداء کی نسبت سے اس چشمے کا نام عین الشہداء پڑ گیا۔ حضرت ابوعبیدہؓ نے دمشق پر یزید بن ابوسفیان کو اپنا قائم مقام بنایا جنہوں نے جید بن خلیفہ کو تدمر اور ابوزہر قشیری کو ثنیہ و حوران روانہ کیا؛ جہاں کے لوگوں نے صلح کرلی۔ شرحبیل بن حسنہؓ نے مسلط کردہ جنگ کے باعث اردن کے دار الحکومت طبریہ کے علاوہ تمام ملک پر قبضہ کرلیا۔ حضرت خالدؓ بقاع کے علاقے سے کامیاب ہوکر لوٹے۔ فتح فحل 14 ہجری میں ہوئی۔

فتح بیسان و طبریہ: چند روزہ محاصرے اور معمولی جھڑپ کے بعد اہلِ بیسان کے ساتھ مصالحت ہوگئی۔ اسی طرح اہلِ طبریہ نے بھی صلح کی پیش کش کی جسے منظور کرلیا گیا۔ فتح حمص 14/ہجری: جب حضرت ابوعبیدہؓ اور حضرت خالد بن ولیدؓ نے حمص کا محاصرہ کیا۔ حمص والے مسلمانوں کی ثابت قدمی دیکھ کر صلح پر آمادہ ہوگئے چنانچہ خراج اور جزیے پر صلح ہوگئی۔

مرج الروم کا واقعہ اسی سال پیش آیا۔ حضرت ابوعبیدہؓ اور حضرت خالدؓ کے ذوالکلاع مقام پر پڑاؤ کی اطلاع ہرقل کو پہنچی تو اس نے توذرا کو مقابلے کے لیے روانہ کیا۔ جب یہ مرج الروم پہنچے تو شنس رومی بھی ادھر آ گیا۔ ایک رات جب توذرا اپنی جگہ خالی کر کے وہاں سے روانہ ہوا تو حضرت خالدؓ نے اس کا پیچھا کیا۔ دوسری جانب یزید بن ابوسفیان کو توذرا کی حرکت کی خبر ملی تو انہوں نے سامنے سے اسے روک لیا۔ اس طرح دونوں اطراف سے مسلمانوں نے توذرا کے لشکر کو آلیا اور کشتوں کے پشتے لگا

ڈالے۔ ادھر مرج الروم میں ابوعبیدہؓ نے شنس کا مقابلہ کیا اور فتح پائی۔ اس کے بعد حضرت ابوعبیدہؓ نے حماۃ د، شیزر اور سلمیہ میں کامیابی حاصل کی اور پھر شام کے ساحلی شہر لاذقیہ کا رخ کیا۔ لاذقیہ کی فتح 14ر ہجری میں ہوئی۔ فتح قنسرین 15ر ہجری: حضرت ابوعبیدہؓ نے حضرت خالدؓ کو قنسرین روانہ کیا۔ راستے میں حاضر مقام پر رومیوں نے میناس کی زیرِ قیادت مقابلہ کیا اور شکست کھائی۔ اہلِ علاقہ نے حضرت خالدؓ سے درخواست کی کہ انہیں زبردستی جنگ میں شامل کیا گیا تھا لہٰذا ان سے درگذر کیا جائے۔ خالد نے ان کا عذر قبول کیا لیکن کچھ رومی یہاں سے بھاگ کر قنسرین میں قلعہ بند ہوگئے۔ جہاں کوئی راہِ نجات نہ پا کر چند روز بعد انہوں نے صلح کی پیش کش کی لیکن حضرت خالدؓ نے انہیں حکم عدولی کی سزا دینے کا فیصلہ کیا۔ اہلِ قنسرین مال ومتاع اور اہل وعیال چھوڑ کر انطاکیہ بھاگ گئے۔ جب حضرت ابوعبیدہؓ وہاں پہنچے تو انہوں نے حضرت خالدؓ کے فیصلے کو انصاف پر مبنی قرار دیا تاہم شفقت سے کام لیتے ہوئے اہلِ شہر کو امان دے دی جس پر انطاکیہ فرار ہوجانے والے افراد بھی جزیے کی ادائیگی پر واپس آگئے۔

فتح قیساریہ 15ر ہجری میں ہوئی۔ الفاروق میں لکھا ہے کہ قیساریہ پر 13ر ہجری میں عمرو بن عاص نے چڑھائی کی۔ حضرت ابوعبیدہؓ کی وفات کے بعد حضرت عمرؓ نے یزید بن ابوسفیان کو چڑھائی کا حکم دیا جنہوں نے 17ہزار کے لشکر کے ساتھ محاصرہ کیا لیکن وہ 18ر ہجری میں اپنی بیماری پر امیر معاویہ کو قائم مقام بنا کر دمشق چلے گئے جہاں ان کی وفات ہوئی۔ حضرت امیر معاویہؓ نے محاصرہ جاری رکھا۔ اسی معرکے میں ایک روز بدری صحابی حضرت عبادہ بن صامتؓ نے مسلمانوں سے درد بھرا خطاب کیا اور کہا کہ اے مسلمانو! تم حملہ کر کے رومیوں کو اس لیے ہٹا نہیں سکے کیونکہ یا تو تم میں کوئی خائن ہے یا مخلص نہیں پھر آپؓ نے صدقِ دل سے شہادت کی تلقین فرمائی۔ بالآخر ایک روز رومی مقابلے کے لیے نکلے اور عبرتناک شکست کھائی چنانچہ اس روز اسّی ہزار سے لے کر ایک لاکھ تک رومی سپاہی مارے گئے۔ حضرت عمرؓ کے عہدِ خلافت کا تذکرہ آئندہ جاری رہنے کا ارشاد فرمانے کے بعد حضورِ انور نے درج ذیل مرحومین کا ذکرِ خیر اور نمازِ جنازہ غائب پڑھانے کا اعلان فرمایا۔

(1) مکرمہ خدیجہ صاحبہ اہلیہ مکرم مولوی کے محمد علوی صاحب صابق مبلغ کیرالہ (2) مکرم ملک سلطان رشید خان صاحب آف کوٹ فتح خان سابق امیر ضلع اٹک (3) مکرم عبد القیوم صاحب انڈونیشیا (4) مکرم داؤدہ رزاقی یونس صاحب بینن۔ حضورِ انور نے تمام مرحومین کی مغفرت اور بلندی درجات کے لیے دعا کی۔

فرمودہ 17 ستمبر 2021ء بمقام مسجد مبارک، اسلام آباد، یوکے

تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: حضرت عمرؓ کے زمانے کے واقعات کا ذکر چل رہا تھا جس میں آج جنگِ یرموک کے متعلق کچھ بیان کروں گا۔ جنگِ یرموک پندرہ ہجری یا بعض کے نزدیک فتحِ دمشق سے پیشتر تیرہ ہجری میں لڑی گئی تھی۔ ایک روایت کے مطابق حضرت عمرؓ کو سب سے پہلے جنگِ یرموک میں فتح کی خوش خبری ملی تھی، اس وقت حضرت ابوبکرؓ کی وفات کو بیس دن گزرے تھے جبکہ بعض کے نزدیک سب سے پہلے فتحِ دمشق کی خوش خبری ملی تھی اور شواہد سے یہی بات زیادہ درست لگتی ہے۔ رومی دمشق وحمص سے شکست کھا کر سرحدی شہر انطاکیہ پہنچے جہاں ہرقل نے اپنے ہوشیار اور معزز درباریوں سے رائے طلب کی کہ عرب جو ساز وسامان اور جنگی زور میں تم سے کم ہیں، تم پر غالب کیسے آرہے ہیں۔ تمام مشیروں نے ندامت سے سر جھکا لیے تاہم ایک تجربہ کار، بڈھے نے کہا کہ عرب اخلاق میں ہم سے اچھے ہیں۔ وہ رات کو عبادت کرتے اور دن کو روزہ رکھتے ہیں، کسی پر ظلم نہیں کرتے۔ آپس میں ایک دوسرے سے برابری کے ساتھ ملتے ہیں۔ اور ہمارا یہ حال ہے کہ شراب پیتے ہیں بدکاریاں کرتے ہیں اقرار کی پابندی نہیں کرتے اوروں پر ظلم کرتے ہیں اور اس کا یہ اثر ہے کہ ان کے کام میں تو جوش ہے اور استقلال پایا جاتا ہے اور ہمارا جو کام ہوتا ہے ہمت اور استقلال سے خالی ہوتا ہے۔ قیصر شام سے نکل جانے کا ارادہ کر چکا تھا

لیکن عیسائی فریادیوں نے جوق درجوق آ کر اس سے فریاد کی، جس سے قیصر کو بھی غیرت آئی اور اس نے اپنی شہنشاہی کا پورا زور عرب کے مقابلے میں صرف کر دیا۔ قسطنطنیہ، جزیرہ آرمینیا ہر جگہ سے فوجیں انطاکیہ میں امڈ آئیں۔ حضرت ابوعبیدہؓ کو اس تیاری کی خبر ہوئی تو آپؓ نے بڑی پُراثر تقریر کی اور مشاورت طلب کی۔ اس کے بعد حضرت ابوعبیدہؓ کے حکم سے اہلِ شہر کی حفاظت کے لیے وصول کردہ جزیہ یا خراج کی لاکھوں کی رقم انہیں واپس کر دی گئی جس کا عیسائیوں اور یہودیوں پر بڑا اثر ہوا۔ اور حضرت عمرؓ نے ہی فرمایا تھا کہ سب کچھ اگر تم نہیں حفاظت کر سکتے تو ان کا جو کچھ بھی لیا ہے جزیہ وغیرہ واپس کرو۔

دونوں افواج صف آرا ہوئیں۔ رومیوں کے پاس دو لاکھ سے زیادہ کی جمعیت اور چوبیس صفیں تھیں جن کے آگے مذہبی پیشوا صلیبیں لیے جوش دلاتے تھے۔ ابتدائی مبارزت کے بعد پہلے روز رومیوں نے شکست کھائی۔ اگلے روز رومیوں نے مسلمانوں کو مال و زَر کی طمع دلانے کے لیے اپنا قاصد بھیج کر صلح کی گفتگو کرنا چاہی۔ جس وقت قاصد پہنچا مسلمان نمازِ مغرب ادا کر رہے تھے۔ قاصد مسلمانوں کی محویت، ادب و وقار اور خضوع کو حیرت و استعجاب سے دیکھتا رہا۔ نماز کے بعد اس نے حضرت ابوعبیدہؓ سے چند سوالات کیے مثلاً کہ تم عیسیٰؑ کی نسبت کیا اعتقاد رکھتے ہو؟ آپؓ نے سورۂ آلِ عمران کی آیت 60 اور سورۂ نساء کی آیات 172 اور 173 کی تلاوت کی۔ ان آیات میں اللہ تعالیٰ نے حضرت عیسیٰؑ کی پیدائش کو حضرت آدمؑ کی پیدائش سے مشابہ قرار دیا ہے اور اہلِ کتاب کو نصیحت فرمائی ہے کہ دین کے معاملے میں غلو سے کام نہ لیں۔ مسیح ہرگز اس امر کو برا نہ منائے گا کہ وہ اللہ کا بندہ متصور ہو۔ یہ آیات سن کر وہ قاصد یہ کہتا ہوا کہ عیسیٰؑ کے یہی اوصاف ہیں اور یقیناً تمہارا رسول سچا ہے مسلمان ہو گیا۔ سفارت کے بعد اس آخری لڑائی کی تیاریاں شروع ہوئیں جس کے بعد رومی پھر کبھی سنبھل نہ سکے۔ اگلے روز رومی جوش اور سروسامان کے ساتھ مقابلے کے لیے نکلے۔ لڑائی میں اب تک رومیوں کا پلڑا بھاری تھا کہ اچانک قیس بن ھبیرہ جو میسرہ کی پشت پر متعین تھے عقب سے حملہ آور ہوئے۔ یہ حملہ ایسی شدت کا تھا کہ رومی سنبھل نہ سکے، ان کی تمام صفیں ابتر ہو گئیں ساتھ ہی سعید بن زید نے قلب سے نکل کر حملہ کیا۔ رومی دور تک ہٹتے چلے گئے یہاں تک کہ میدان کے سرے پر جو نالہ تھا اس کے کنارے تک آ گئے۔ تھوڑی دیر میں ان کی لاشوں نے وہ نالہ بھر دیا اور میدان خالی ہو گیا۔ غرض اللہ تعالیٰ نے اس اہم ترین جنگ میں مسلمانوں کو عظیم الشان فتح سے ہمکنار کیا۔ اس جنگ میں رومیوں کے ستّر ہزار یا ایک لاکھ سپاہی مارے گئے۔ مسلمانوں کی طرف سے تین ہزار کا نقصان ہوا۔ قیصر کو انطاکیہ میں شکست کی خبر ملی تو وہ اسی وقت قسطنطنیہ روانہ ہو گیا۔ حضرت عمرؓ کو فتح کی خوش خبری پہنچی تو دفعتاً سجدے میں گر گئے اور خدا کا شکر ادا کیا۔

فرمودہ 24 ستمبر 2021ء بمقام مسجد مبارک، اسلام آباد، یوکے

تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: حضرت عمرؓ کے زمانے کا ذکر ہو رہا تھا آج اُسی تسلسل میں بیت المقدس کی فتح جو پندرہ ہجری میں ہوئی، اس کا ذکر ہو گا۔ عیسائیوں نے محاصرے سے تنگ آ کر اس شرط پر صلح کی پیشکش کی کہ معاہدے کے لیے حضرت عمرؓ خود بیت المقدس آئیں۔ مشورے کے بعد حضرت عمرؓ، حضرت علیؓ یا حضرت عثمانؓ کو مدینے میں امیر مقرر فرما کر خود بیت المقدس روانہ ہوئے۔ بعض مؤرخین کے نزدیک مسلمانوں اور عیسائیوں کے درمیان یہ معاہدہ جابیہ جبکہ بعض روایات کے مطابق ایلیا میں ہوا تھا۔ اس معاہدے پر حضرت خالد بن ولیدؓ، عمرو بن عاصؓ، عبدالرحمٰن بن عوفؓ اور معاویہ بن ابوسفیان کی گواہی ثبت تھی۔ حضورِ انور نے تاریخ طبری میں درج صلح نامے کی تحریر بھی پیش فرمائی۔

اس صلح کی خبر جب پھیلی تو اہلِ رملہ، فلسطین اور لدّ والے بھی اسی قسم کے معاہدے کے لیے بے چین ہو گئے۔ حضرت عمرؓ نے فلسطین کو آدھا آدھا تقسیم کر کے علقمہ بن حکیم کو مرکزِ حکومت رملہ اور علقمہ بن مجزز کو ایلیا پر حاکم مقرر فرمایا۔ حضرت عمرؓ بالکل سادہ لباس میں بیت المقدس تشریف لائے جہاں حضرت ابوعبیدہؓ اور سردارانِ فوج نے آپؓ کا استقبال کیا۔ عیسائی پادریوں نے خود شہر کی چابیاں حضرت عمرؓ کے سپرد کیں۔ حضرت خلیفۃ المسیح الاوّلؓ فرماتے ہیں کہ جب عیسائیوں نے آپؓ کو سادہ حلیے میں دیکھا تو شہر کی چابیاں پھینک دیں اور کہا کہ اس سپہ سالار کا مقابلہ ہم نہیں

کر سکتے۔سب سے پہلے آپؓ مسجد اقصیٰ گئے، پھر عیسائیوں کے گرجے کی سیر کی۔اس دوران نماز کا وقت ہوا تو عیسائیوں نے گرجے میں نماز ادا کرنے کی اجازت دی تاہم آپؓ نے اس خیال سے کہ کہیں آئندہ نسلیں اس عمل کو حجت قرار دے کر مسیحی معبدوں میں دست اندازی نہ کریں باہر نکل کر نماز پڑھی۔

ایک روز حضرت بلالؓ نے افسران کے متعلق عمدہ غذاؤں کے استعمال کی شکایت کی اور کہا کہ عام مسلمانوں کو تو معمولی کھانا بھی نصیب نہیں ہوتا۔ اس پر حضرت عمرؓ نے تحقیق کی تو معلوم ہوا کہ وہاں حجاز کی نسبت اشیاء بہت سستی تھیں۔ چنانچہ آپؓ نے افسران کو مجبور کرنے کی بجائے غریب مسلمانوں کے لیے اشیائے ضروریہ کا بجٹ بنایا اور بیت المال سے اُن اشیا کی فراہمی یقینی بنائی۔ ایک روز حضرت عمرؓ نے لوگوں کے اصرار پر حضرت بلالؓ سے اذان دینے کا ارشاد فرمایا۔حضرت بلالؓ نے اذان دی تو حضرت عمرؓ سمیت تمام صحابہ کو رسول اللہ ﷺ کا زمانہ یاد آ گیا اور وہ روتے روتے بے تاب ہو گئے۔

بیت المقدس سے واپسی میں حضرت عمرؓ نے سارے ملک کا دورہ کیا اور جب مدینے پہنچے تو مسلمانوں نے آپؓ کا شاندار استقبال کیا۔آپؓ مسجدِ نبوی تشریف لے گئے، دو رکعت نماز ادا کی اور لوگوں سے خطاب فرمایا۔ سترہ ہجری میں رومیوں نے اپنی طرف سے آخری کوشش کی۔ ہرقل نے اس معاملے پر غور کیا اور بحری جہازوں کو اسکندریہ سے انطاکیہ پہنچنے کا حکم دے دیا۔ جب حضرت ابوعبیدہؓ کو اس پیش قدمی کا علم ہوا تو آپؓ نے حضرت خالدؓ کو مشورے کے لیے بلایا۔ ہرقل کے جہاز انطاکیہ پہنچے تو شہر کے دروازے ان کے لیے کھل گئے۔شمالی شام میں رعایا کو بغاوت پر آمادہ دیکھ کر ابوعبیدہؓ کو اندازہ ہوا کہ وہ حمص میں محصور ہو چکے ہیں۔ آپؓ نے حضرت عمرؓ کو صورتِ حال سے آگاہ کیا۔ چنانچہ آپؓ نے حضرت سعد بن ابی وقاصؓ کو لکھا کہ قعقاع بن عمرو کو حمص بھیج دو۔اس حکمتِ عملی کا نتیجہ یہ ہوا کہ ہرقل کی معاونت کے لیے آنے والی افواج واپس اپنے علاقوں کو لوٹ گئیں۔ جب یہ اطلاع ملی کہ جزیرے سے آئی افواج واپس چلی گئی ہیں تو رومیوں کے مقابلے کے لیے میدان میں نکلنے کا فیصلہ ہوا۔

حضرت ابوعبیدہؓ نے مسلمان لشکر سے بڑا پُر اثر خطاب فرمایا۔ اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو فتح عطا فرمائی۔ اس فتح کے تین سال بعد بیس ہجری میں ہرقل فوت ہو گیا۔

حضورِ انور نے مکرم چودھری سعید احمد لکھن صاحب ریٹائرڈ اسٹیشن ماسٹر حال مقیم کینیڈا، مکرم شہاب الدین صاحب نائب نیشنل امیر بنگلہ دیش، مکرم راول عبداللہ صاحب کا ذکرِ خیر اور نمازِ جنازہ غائب پڑھانے کا اعلان فرمایا۔ حضورِ انور نے تمام مرحومین کی مغفرت اور بلندی درجات کے لیے دعا کی۔

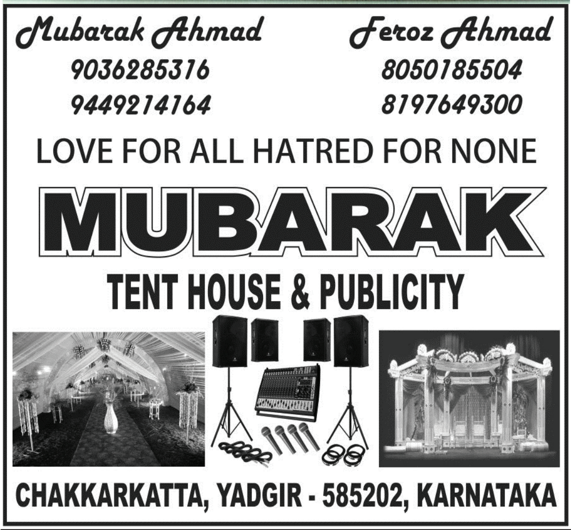

سالانہ رپورٹ

مجلس خدام الاحمدیہ بھارت

از مکرم محمد طارق معتمد مجلس خدام الاحمدیہ بھارت

سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی منظوری سے امسال ہمیں 51واں سالانہ مرکزی اجتماع مجلس خدام الاحمدیہ و اطفال الاحمدیہ بھارت 2021 منعقد کرنے کی توفیق مل رہی ہے۔ الحمدللہ

تمام خدام و اطفال کو خاکسار اس تاریخی سالانہ اجتماع مجلس خدام الاحمدیہ بھارت کی بہت بہت مبارک باد پیش کرتا ہے۔

اس موقعہ پر حسب دستور ہندوستان کی مجالس میں یکم نومبر 2020 تا 31 اکتوبر 2021 میں جو کام ہوئے ہیں اس کی مختصر رپورٹ اعداد و شمار کی روشنی میں پیش خدمت ہے۔

جیسا کہ ہم سب کو علم ھیکہ امسال کرونا وباء کی وجہ سے دنیا بھر میں مخدوش حالات پیدا ہو گئے تھے۔ ایسے حالات کے باوجود اللہ کے فضل اور سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی دُعاؤں کے طفیل مجالس کے کاموں میں دن بدن بہتری پیدا ہو رہی ہے۔ اور سال بہ سال مجلس خدام الاحمدیہ ترقیات کی نئی منازل طے کرتی چلی جا رہی ہے۔

انڈیا میں کل 973 مجالس قائم ہیں۔ تمام مجالس کو منظم کرنے کی غرض سے 119 اضلاع میں ضلعی قائدین کرام کی تقرری کی گئی ہے۔

اسی طرح تمام مجالس میں منظم طریق پر تربیتی، علمی و روحانی پروگراموں کے انعقاد کے لئے امسال بھی مرکز کی طرف سے سالانہ پروگرام شائع کر کے مجالس میں بھجوایا گیا۔ مجالس نے اس پروگرام پر عمل کرنے کی بھرپور کوشش کی ہے۔ اور ہر ماہ مجالس کی طرف سے کارگزاری رپورٹس کی آمد کے بعد اس کا خلاصہ سیدنا حضور انور کی خدمت اقدس میں بغرض دُعا باقاعدگی کے ساتھ بھجوایا جاتا رہا۔ اس پر سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی طرف سے محبت بھرے خطوط موصول ہوتے رہے۔

اب سال 22-2021 کے لئے بھی سالانہ تفصیلی پروگرام شائع کیا گیا ہے جو اجتماع کے بعد مجالس میں بھجوایا جائے گا۔ انشاء اللہ۔

دوران سال انڈیا کی تمام مجالس کی کارگزاری کو تیز اور بہتر بنانے کی غرض سے محترم صدر صاحب مجلس خدام الاحمدیہ بھارت نے ضلعی قائدین کرام اور مقامی قائدین کرام کے ساتھ Online میٹنگز کیں۔ جس میں محترم صدر صاحب نے تمام قائدین کرام کو مجالس کے کاموں کو کس طرح شعبہ وائز بہتر طریق پر کیا جا سکتا ہے۔ اس حوالہ سے ہدایات و رہنمائی فرمائی۔

۞ گزشتہ سال مجلس شوریٰ کی سفارش پر سیدنا حضور انور نے مجلس خدام الاحمدیہ بھارت کے رواں مالی سال 21-2020ء کے لئے بجٹ کی منظوری مرحمت فرمائی تھی۔

اللہ تعالیٰ کے فضل اور خلیفہ وقت کی دُعاؤں سے 30 ستمبر 2021 تک 42 فیصد کی وصولی ہو چکی ہے۔ اللہ تعالیٰ تمام چندہ دہندگان کے مال و نفوس میں برکت عطا فرمائے۔ آمین

۞ سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی طرف سے احباب جماعت کی تربیت کے تعلق سے جو چار خصوصی اصولی ہدایات موصول ہوئی ہیں۔ ان ہدایات کی روشنی میں انڈیا کی مجالس میں تعلیم و تربیت کی پوری

کوشش کی جارہی ہے۔ نیز امسال MTA پر جو بھی خصوصی پروگرامز نشر ہوئے۔ اس کی اطلاع قبل از وقت مجالس کو بذریعہ فون و سرکلر بھجوائی گئی اور خدام نے ان پروگرامز سے بھرپور فائدہ اُٹھایا۔

۞ شعبہ امور طلباء کے تحت امسال 371 کوچنگ کلاسس کا انعقاد ہوا۔

۞ اللہ تعالیٰ کے فضل سے امسال حالات بہتر ہونے پر گزشتہ ماہ سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے رہنمائی حاصل کر کے اجتماعات کے انعقاد کی منظوری حاصل کی گئی نیز مجالس کو اطلاع دی گئی اس کے بعد ہندوستان بھر میں 13 اضلاع میں ضلعی اجتماعات کا انعقاد کیا گیا اور 5 مقامی اجتماعات منعقد ہوئے۔

۞ اللہ تعالیٰ کے فضل سے امسال مجلس عاملہ خدام الاحمدیہ بھارت کو سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ Virtule Meeting کی سعادت ملی۔

جس میں پیارے آقا نے تمام مہتممین کرام کو زریں نصائح سے نوازا۔ پیارے آقا کی تمام نصیحتوں کے مطابق پورے ہندوستان بھر میں اس میٹنگ کے بعد تعلیم و تربیت کا کام تیزی سے جاری ہے۔ الحمدُللہ

۞ شعبہ تعلیم کے تحت امسال انڈیا کی مجالس میں آن لائن دینی نصاب کا امتحان لیا گیا۔

جس میں درج ذیل خدام نے پوزیشن حاصل کی۔

اول مکرم بلال آہنگر صاحب قادیان

دوئم مکرم محمد طاہر صاحب آف بنگلور کرناٹک

سوم مکرم ندیم احمد عبدالعلیم صاحب عثمان آباد مہاشٹرا

۞ اسی طرح مقالہ نویسی میں نمایاں پوزیشن حاصل کرنے والے خدام کے اسماء اس طرح سے ہیں۔

(1) گروپ الف:

اول مکرم ابراہیم سرور صاحب قادیان

دوئم مکرم ناصر الدین شمس صاحب قادیان

سوم مکرم احسان علی صاحب قادیان

(2) گروپ (ب): میں

اول مکرم مرزا طاہر احمد صاحب قادیان

دوئم مکرم حافظ سید گلستان احمد قادیان

سوم مکرم کاشف احمد قادیان

۞ امسال شعبہ تبلیغ کے تحت 13825 سے زائد Leaflets تقسیم کئے گئے اور مجالس میں 2281 مجلس سوال و جواب منعقد ہوئیں۔ اللہ کے فضل سے امسال ہندوستان کے 550 خدام داعین الی اللہ بنے جنہوں نے تبلیغی کاموں کے لئے اپنے آپ کو پیش کیا اور لائحہ عمل کے مطابق خصوصی داعین کے طور پر تبلیغی خدمات سرانجام دے رہے ہیں۔

۞ اسی طرح شعبہ خدمت خلق کے تحت دوران سال کووڈ وباء کی وجہ سے ہندوستان بھر کے مختلف صوبہ جات میں شعبہ خدمت خلق کی جانب سے تمام متاثرین کیلئے عارضی سہولت پہنچانے کی ہر ممکن کوشش کی گئی۔ ہندوستان بھر سے خدام نے 12354 غرباء و مستحقین میں مبلغ 579980 روپئے کی مالی امداد کی گئی۔ اس کے علاوہ 504 خدام کو عطیہ خون دینے کی سعادت نصیب ہوئی۔ نیز 27 میڈیکل کیمپس منعقد ہوئے۔

۞ امسال شعبہ وقار عمل کے تحت کل 2228 وقار عمل ہوئے۔ اسی طرح 455 سے زائد مثالی نوعیت کے وقار عمل ہوئے۔

۞ شعبہ تربیت نومبائعین کے تحت انڈیا کی مجالس میں 602 خدام و اطفال سے رابطہ قائم کیا گیا۔ ان خدام کو نظام کے ساتھ جوڑنے کی کوشش جاری ہے۔

۞ شعبہ اشاعت مجلس خدام الاحمدیہ بھارت کے تحت مرکزی طور پر 2 رسالے رسالہ مشکوٰۃ اردو اور رسالہ راہِ ایمان ہندی شائع ہو رہے ہیں اور خدام تک پہنچائے جا رہے ہیں۔

۞ ادارہ احمدیہ سینٹر فار کمپیوٹر ایجوکیشن (ACCEd)

اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس ادارہ کو ISO رجسٹرڈ کروالیا گیا ہے۔ نیز ادارہ میں کافی بہتری پیدا ہوئی ہے۔ نئے کورسس کروائے جاتے ہیں۔ گزشتہ سال 2020 سے طلباء و نوکری پیشہ افراد بھی کمپیوٹر کی تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔ اسی طرح ادارہ سے A.V.T.C. کے طلباء بھی تعلیم حاصل کرتے ہیں اور ان کو Government Approved سندات بھی Issue کی جاتی ہیں۔ دوران سال اس ادارہ سے 13 طلباء و طالبات نے

تعلیم حاصل کی۔

۞ شعبہ صحت جسمانی کے تحت اللہ تعالیٰ کے فضل سے امسال رپورٹ کے مطابق 115ٹورنمنٹ ہوئے ہیں۔

۞ امسال سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مجلس خدام الاحمدیہ شعبہ رشتہ ناطہ کا قیام فرمایا ہے۔جس کے تحت ہر ماہ مجرد خدام کی خصوصا کاؤنسلینگ کی گئی۔شعبہ ہذا کے تحت عائلی مسائل اور ان کا حل، شادی بیاہ کے متعلق اسلامی تعلیمات کے عناوین پر webinar کئے گئے۔

۞ امسال مجلس خدام الاحمدیہ بھارت کو مجالس میں، شعبہ تعلیم، شعبہ تربیت کے تحت، جامعہ احمدیہ میں داخلہ کیلئے اور سول سروسز کے مضامین پر محترم صدر صاحب مجلس خدام الاحمدیہ بھارت کی رہنمائی میں تمام صوبہ جات میں WEBINAR کرنے کی توفیق ملی۔

۞ انڈیا کی مجالس میں مسابقت کی روح قائم کرنے کی غرض سے ہر سال مجالس کی کارگزاری کا موازنہ کیا جاتا ہے۔امسال بھی خدام کی 65لوکل مجالس اور 10 ضلعی مجالس کے درمیان موازنہ کیا گیا۔نمایاں پوزیشن حاصل کرنے والی 10 لوکل مجالس اور 5 ضلعی مجالس کو سیدنا حضور انور کے مبارک دستخطوں والی سندات سے نوازا جائیگا۔

لوکل مجالس خدام میں اول :قادیان پنجاب-دوم :رشی نگر کشمیر- سوم: کولکاتہ بنگال-چہارم: محمود آباد اوڈیشہ - پنجم: حیدر آباد تلنگانہ- ششم: جمی دونتو کورو- ہفتم: جکور کرناٹک- ہشتم: کنڈیرو A.P.- نہم: چنئی تامل ناڈو- دہم: ماتھوٹم کیرالہ

ضلعی مجالس میں اول: کالیکٹ کیرالہ- دوم: کرشنہ AP- سوم: چنئی تامل ناڈو- چہارم: ایرناکلم کیرالہ- پنجم: میگھالئے

انڈیا کی مجالس کی طرف سے کی گئی کارگزاری کی یہ مختصر رپورٹ پیش کی گئی ہے۔

اللہ تعالیٰ سے دُعا ہیکہ ہماری ان ادنیٰ کوششوں کو قبول فرمائے اور انڈیا کی جملہ مجالس کو سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشادات اور اعلیٰ توقعات کے مطابق خدمات دینیہ بجالانے کی توفیق عطا فرمائے۔آمین

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَنفِقُوا مِمَّا رَزَقْنَاكُم مِّن قَبْلِ أَن يَأْتِيَ يَوْمٌ لَّا بَيْعٌ فِيهِ وَلَا خُلَّةٌ وَلَا شَفَاعَةٌ ۗ وَالْكَافِرُونَ هُمُ الظَّالِمُونَ ○ (البقرہ:255)

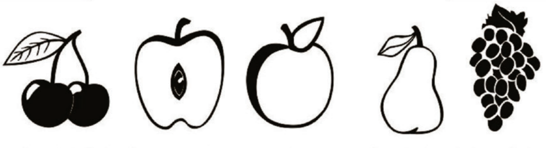

AHMAD FRUIT AGENCY
Commission & Forwarding Agents :
Asnoor, Kulgam (Kashmir)
Hqrt. Dar Fruit Co.
Kulgam
B.O. Ahmad Fruits
Mobiles : 9622584733,7006066375,9797024310

Love For All Hatred For None
Nasir Shah (Prop.)
Gangtok, Sikkim

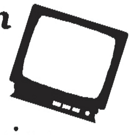

Watch Sales & Service
All kind of Electronics
Export & Import Goods &
V.C.D. and C.D. Players
are available here

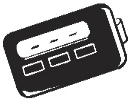

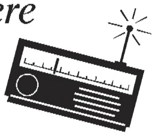

Near Ahmadiyya Muslim Mission
Gangtok, Sikkim
Ph.: 03592-226107, 281920

O.A. Nizamutheen
Cell : 9994757172

V.A. Zafarullah Sait
Cell : 9943030230

N

O.A.N. Doors & Steels

All types of Wooden Panel Doors, Skin Doors, Veeneer Doors, PVC Doors, PVC Cup boards, Loft & Kitchen Cabinet, TMT Rods, Cements, Cover Blocks and Construction Chemicals.

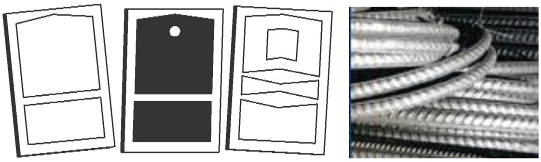

T.S.M.O. Syed Ali Shopping Complex, #51/4-B, 5, 6, 7 Ambai Road (Near Sbaeena Hospital) Kulavanikarpuram, Tirunelveli-627 005 (Tamil Nadu)

Contact (O) 04931-236392
09447136192

C. K. Mohammed Sharief
Proprietor

CEEKAYES TIMBERS

&

C. K. Mubarak Ahmad
Proprietor
Contact : 09745008672

C. K. WOOD INDUSTRIES

VANIYAMBALAM - 679339
DISTT.: MALAPPURAM KERALA

Prop. Asif Mustafa

CARE SERVICING & GARAGE
CARE TRAVELLING

Servicing of all type of vehicles (2, 3 & 4 Wheelers)

RAMSAR CHOWK, BHAGALPUR-2

* Washing * Polish * Greasing * Chasis Paint

Contact for : Car Booking for Marriage & Travailing.
(Tata Victa A.C., Scorpio Grand, Bolero and all types of Vehicle available)
Mob. : 9431422476, 9973370403

NUSRAT
MOTORS RE-WINDING

Cell :9902222345
9448333381

Spl. in :
All Types of Electrical Motor Re-Winding, Pump Set, Starters & Panel Repairing Centre.

HATTIKUNI ROAD, YADGIR - 585201

سالانہ رپورٹ
مجلس اطفال الاحمدیہ بھارت

از مکرم سید دانش آفتاب سابق مہتمم اطفال مجلس خدام الاحمدیہ بھارت

سالانہ اجتماع کے مختلف پروگراموں میں سے سالانہ کارگزاری رپورٹ کا پیش کرنا ایک اہم پروگرام ہوا کرتا ہے۔جس کو سالہا سال سے پیش کیا جاتا رہا ہے۔اس رپورٹ میں تحدیث نعمت کے طور پر سال بھر میں ہوئے مختلف کاموں کا ذکر کیا جاتا ہے۔جس سے خدا کا شکر ادا کرنے کی توفیق مل جاتی ہے۔اور تنظیم کے کاموں کو مزید فعّال اور احسن رنگ میں بجالانے کیلئے ایک جذبہ پیدا ہو جاتا ہے۔الحمدللہ آج مجلس اطفال الاحمدیہ بھارت کو اپنی سالانہ کارگزاری رپورٹ بابت سال 21-2020 پیش کرنے کی سعادت مل رہی ہے۔

سال کے شروع میں ہی جملہ قائدین اور ناظمین اطفال بھارت کو مجلس اطفال الاحمدیہ بھارت کا سالانہ پروگرام بھجوایا گیا۔اسی طرح ہر ماہ ہونے والے کاموں کا ایک ماہانہ کیلنڈر تشکیل کر کے مجالس میں بھجوایا گیا جس میں اطفال کے ہر ماہ ہونے والے کاموں کا ذکر کیا گیا ہے۔مجلس کے کاموں کو احسن رنگ میں ادا کرنے کی غرض سے سال کے شروع میں ہی صدر صاحب کی اجازت سے ایک Language Lab قائم کی گئی جس میں ملیالم، تامل، بنگالی اور اڑیہ زبان کے نگران مقرر کئے گئے جو کہ ان علاقوں سے موصول ہونے والی رپورٹس کا جائزہ لیتے رہتے ہیں۔

شعبہ عمومی: مجلس کے کاموں کو منظم رنگ میں چلانے کیلئے مجلس عاملہ کو تشکیل دیا گیا اور محترم صدر صاحب مجلس خدام الاحمدیہ بھارت سے عاملہ کی منظوری حاصل کی گئی۔عاملہ کی تعداد 18 ہے جن میں مکرم اعجاز میر صاحب نائب مہتمم اطفال مکرم حافظ ابوشہان منڈل صاحب نائب مہتمم اطفال برائے تربیتی امور، مکرم مبشر ملکانہ صاحب نائب مہتمم اطفال برائے دفتری امور، مکرم طلحہ احمد صاحب چیمہ نائب مہتمم اطفال برائے ساؤتھ انڈیا، مکرم جاوید احمد نجار صاحب نائب مہتمم اطفال برائے ایسٹ انڈیا، اور سیکریٹریان شامل ہیں۔

اس شعبہ کے تحت دفتر اطفال الاحمدیہ بھارت نے قائدین اور ناظمین اطفال کے ساتھ بذریعہ ای میل، سرکلرز، فون، sms,e-mail whastsap رابطہ کیا گیا۔دوران سال دفتر اطفال الاحمدیہ بھارت نے جملہ مجالس کو 375 خطوط و سرکلر روانہ کئے جن میں ضلعی قائدین و ناظمین اطفال کو اطفال کی تعلیم و تربیت کے تعلق سے مختلف پروگراموں پر عمل درآمد کی طرف توجہ دلائی جاتی رہی۔دوران سال اس شعبہ کے تحت تقریباً 257 کے قریب ایکٹو مجالس ماہانہ کارگزاری رپورٹ بھجواتی رہیں۔

شعبہ تجنید: لائحہ عمل کے مطابق ہر مجلس کی یہ ذمہ داری ہے کہ وہ اطفال کی فہرست 31 دسمبر تک مرکزی دفتر کو ارسال کرے۔چنانچہ دفتر نے سال کے شروع میں ہی تمام مجالس کو اس تعلق سے سرکلر کیا۔فون پر بھی تجنید بھیجنے کی تلقین کی گئی۔چنانچہ آمدہ رپورٹ کے مطابق 112 مجالس نے تجنید فارم بھجوائے۔تاہم قائدین اور ناظمین اطفال کو اس طرف اب بھی بہت

توجہ دینے کی ضرورت ہے۔

شعبہ مال: اس شعبہ کے تحت مجالس کو سال کے شروع میں ہی سرکلر کیا گیا کہ وہ بجٹ بنا کر دفتر کو ارسال کریں۔ پھر بار بار فون کر کے اور انسپکٹران کے ذریعہ بجٹ منگوایا گیا۔ چنانچہ 128 مجالس کا بجٹ دفتر کو موصول ہوا۔ آمدشدہ تشخیص بجٹ کے مطابق چندہ مجلس ممبری و اطفال اور چندہ اجتماع اطفال کا 90 فیصد کی ادائیگی اب تک ہو چکی ہے الحمد اللہ علی ذالک۔ اکثر مجالس نے اللہ کے فضل و کرم سے صد فیصد ادائیگی کی۔

شعبہ خدمت خلق: اس شعبہ کا کام اطفال کے اندر بلا امتیاز مذہب و ملت تمام بنی نوع انسان کی خدمت کرنے کے جذبے کو بیدار کرنا ہے چنانچہ اس سلسلہ میں جملہ مجالس نے مقامی طور بھی اور ضلعی سطح پر بھی خدمت خلق کے کام کو انجام دیا۔ اس شعبہ کے تحت ملک بھر میں 6540 سے زائد لوگوں کو پانی پلایا گیا 4380 مریضوں کی تیمار داری کی گئی۔ اور 342 مستحقین کو مالی امداد پہنچائی گئی اور کئی مجالس نے بک بینک کے ذریعہ 458 غریب بچوں کو کتابیں فراہم کیں۔

شعبہ تربیت: اس شعبہ کے تحت پندرہ روزہ تربیتی کلاسز کا مجالس نے انعقاد کیا۔ کووڈ کی وجہ سے امسال یہ کلاسس google meet اور Zoom کے ذریعہ بھی لی گئی۔ موصولہ رپوٹس کے مطابق ان مجالس کا انعقاد کرنے والی چند نمایاں مجالس یوں ہیں حیدرآباد، قادیان، رشی نگر، آسنور، ماتھوٹم، کلکتہ، کرڈاپلی، محمود آباد (اڈیسہ) محمود آباد (جموں کشمیر)

دوران سال کی موصولہ رپورٹوں کے مطابق جملہ مجالس میں کل 773 تربیتی اجلاسات آن لائن اور آف لائن منعقد ہوئے جس میں 6346 اطفال شامل ہوئے۔ اور 44 ہفتہ اطفال اور 46 یوم والدین منعقد ہوئے۔ بہت سی ایسی مجالس ہیں جو اطفال سے سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبہ کا خلاصہ لکھواتی ہیں اور خلاصہ لکھنے والے اطفال کو انعامات سے بھی نوازتی ہیں۔

شعبہ تعلیم: اس شعبہ کے تحت دوران سال 805 تعلیمی کلاسز کا انعقاد کیا گیا۔ جس میں دینی نصاب کے علاوہ یسرنا القرآن، نماز سادہ و باترجمہ، قرآن کریم ناظرہ اور دیگر ابتدائی دینی معلومات و عقائد اسلام سکھائے گئے۔ اسی طرح تلاوت قرآن کریم، نظم، تقریر اور حفظ متن پیشگوئی، حفظ قرآن وغیرہ مختلف مقابلہ جات ملک بھر میں منعقد ہوئے۔ دوران سال ہندوستان بھر کے جملہ اطفال کا تلاوت اور نظم کا آنلائن مقابلہ کروایا گیا۔ جس میں 200 سے زائد اطفال شامل ہوئے اور نمایاں پوزیشن حاصل کرنے والے اطفال کو انعامات سے نوازا گیا۔ امسال دینی نصاب کا امتحان آن لائن اور آف لائن دونوں طرح سے لیا گیا۔ امتحان دینی نصاب میں نمایاں پوزیشن حاصل کرنے والے اطفال کے اسماء اسطرح سے ہیں:

ستارہ اطفال: اول: ایم فراست احمد چینئی تامل ناڈو - دوم: ولید احمد فضل قادیان - سوم: امان احمد ٹی کے کالیکٹ کیرالہ

ہلال اطفال: اول: سید ندیم احمد عجب شیر قادیان - دوم: فلاح الدین نوری قادیان - سوم: سید فضل عمر انصر حیدرآباد، تلنگانہ

قمر اطفال: اول: محسن احمد شموگا، کرناٹک - دوم: انیق احمد بیگ قادیان سوئم: عدیل احمد ایس ٹری وینڈرم، کیرالہ

بدر اطفال: اول: محمد حشام پی وی کالیکٹ، کیرالہ - دوم: حریم احمد قادیان سوم: صباح الدین چودھری قادیان

مقابلہ مقالہ نویسی: اطفال میں علمی معیار بلند کرنے کیلئے ہر سال انعامی مقالے لکھوائے جاتے ہیں۔ امسال "حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ذاتی تعلق کی اہمیت و برکات" کے عنوان پر مقالہ لکھوایا گیا۔ امسال کُل 55 مقالہ جات دفتر اطفال الاحمدیہ میں موصول ہوئے ان مقالہ جات میں نمایاں پوزیشن حاصل کرنے والے اطفال کے نام اسطرح سے ہیں۔

اول: عزیز غلام تسلیم الدین حیدرآباد - دوئم: عزیز جہانذیب احمد حیدرآباد - سوئم: عزیز عطاء السلام حیدرآباد

شعبہ اشاعت: اس شعبہ کے تحت امسال مشکوٰۃ کیلئے جو اطفال کے دو صفحات مختص ہیں ان کیلئے اطفال نے مختلف مضامین لکھے۔ اسی طرح ہندوستان کے مختلف اخبارات میں اطفال الاحمدیہ کے پروگراموں کی رپوٹیں شائع ہو

ئیں اسی طرح رسالہ مشکوٰۃ میں بھی اطفال کی مساعی کی رپوٹس شائع ہوتی رہیں۔ اسی طرح pamphlets, posts بھی مختلف مجالس نے شائع کئے۔

شعبہ صحت وجسمانی: یہ شعبہ اطفال کی تندرستی کیلئے قائم کیا گیا ہے۔ چنانچہ اس سلسلہ میں مجالس میں مختلف کھیلوں کا انتظام ہے۔ سال بھر مختلف ٹورنامنٹس کے علاوہ تفریحی ٹور کے پروگرام بنائے گئے۔ چنانچہ آمدہ رپورٹ کے مطابق ملک بھر میں کلو جمیعا105 کی تعداد میں منائے گئے۔ اور اسی طرح 228 مجالس نے اطفال کا طبی معائنہ کروایا۔

شعبہ وقار عمل: اطفال کے اندر اپنے ہاتھ سے کام کرنے کا سلیقہ پیدا کرنا اور محنت کا عادی بنانا اس شعبہ کا اہم مقصد ہے۔ الحمد للہ تمام مجالس نے اس شعبہ میں نمایاں کارکردگی دکھائی ہے۔ جس میں مسجدوں، مشن ہاوسز سڑکوں، گلیوں، ہسپتالوں کی صفائی کی گئی۔ دوران سال کل 1121 وقار عمل کئے گئے۔

موازنہ مجالس: مجالس اطفال الاحمدیہ بھارت کے مابین سبقت فی الخیرات کا جذبہ پیدا کرنے کیلئے ایک لمبے عرصہ سے موازنہ مجالس کا طریق جاری ہے۔ اس سال بھی موازنہ مجالس نے طویل نشستوں میں نہایت سنجیدگی اور غور وفکر کے ساتھ تمام مجالس کی کارگزاریوں کا مفصل جائزہ لیا اور انہیں معیار انعام خصوصی کی کسوٹی پر پرکھا اور محترم صدر صاحب مجلس خدام الاحمدیہ کی خدمت میں پیش کیا۔ محترم موصوف نے درج ذیل تفصیل کے مطابق نتائج کی منظوری دی:

اول: قادیان- دوم: حیدرآباد (تیلنگانہ)- سوم: کلکتہ (بنگال) چہارم: رشی نگر (جموں کشمیر)- پنجم: محمود آباد (اڈیشہ)- ششم: نرسیا پلم (آندھرا پردیش)- ہفتم: ماتھوٹم (کیرالہ)- ہشتم: بھرت پور (بنگال)- نہم: کورنی پاڑو (AP)- دہم: کالیکٹ (کیرالہ)

آخر میں اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہماری حقیر مساعی کو قبول فرماتے ہوئے ان میں خیر و برکت ڈالے اور جو کوتاہیاں ہم سے سرزد ہوئیں ہیں ان کی پردہ پوشی فرماتے ہوئے آئندہ مستعدی سے کام کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ نیز سیدنا حضرت امیر المومنین کی توقعات اور ارشادات کے مطابق کام کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

❁❁❁

Prop.
Mr. Mazhar ul Haq & Bro's
08182-640054
9448786601
9632888611
J. S. TRANSPORTS
Handling & Transport Contractor

2nd Cross, Sheshadri Puram,SHIMOGA.
E-mail: jstransports@gmail.com

NAVNEET JEWELLERS

Ph.: 01872-220489 (S)
220233, 220847 (R)
CUSTOMER'S SATISFACTION IS OUR MOTTO
FOR EVERY KIND OF GOLD & SILVER ORNAMENTS
(All kinds of rings & "Alaisallah" rings also sold here)
Navneet Seth, Rajiv Seth
Main Bazzar Qadian

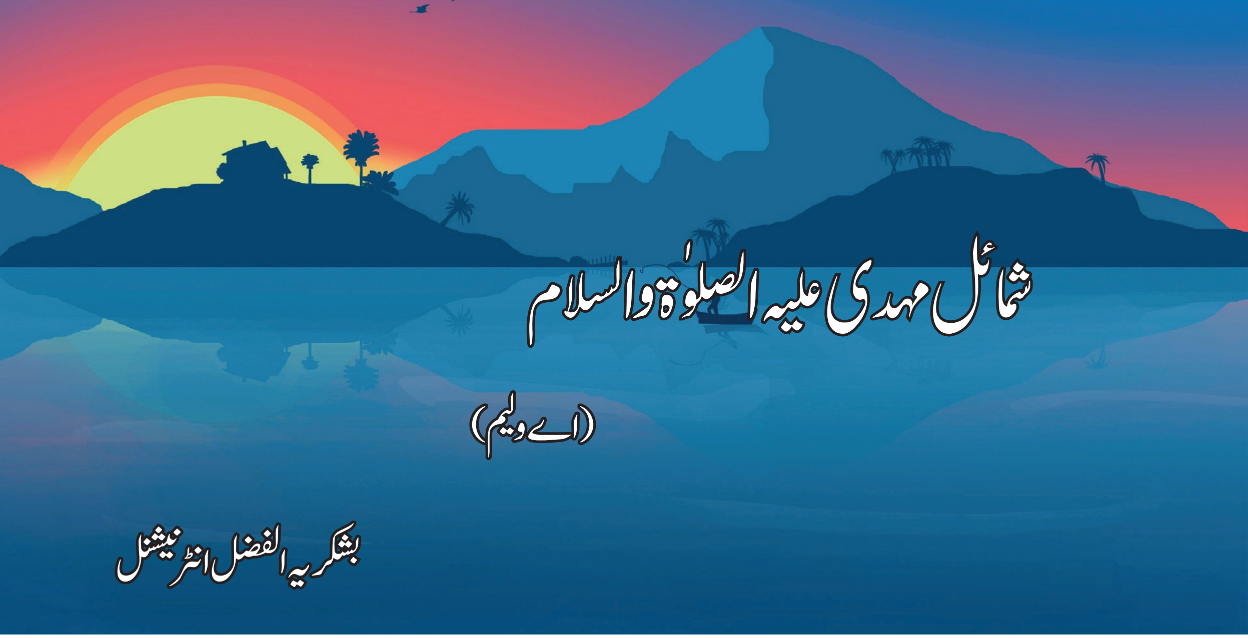

شمائل مہدی علیہ الصلوٰۃ والسلام

(اے ولیم)

بشکریہ الفضل انٹرنیشنل

آپؑ کی بزرگان وصلحائے امت سے محبت وعقیدت کا بیان

حضرت اقدس مسیحِ موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

"ہم یقینی اور قطعی طور پر ہر ایک طالب حق کو ثبوت دے سکتے ہیں کہ ہمارے سیّد ومولا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ سے آج تک ہر ایک صدی میں ایسے باخدا لوگ ہوتے رہے ہیں جن کے ذریعہ سے اللہ تعالیٰ غیر قوموں کو آسمانی نشان دکھلا کر ان کو ہدایت دیتا رہا ہے۔ جیسا کہ سیّد عبد القادر جیلانی اور ابو الحسن خرقانی۔ اور ابو یزید بسطامی اور جنید بغدادی اور محی الدین ابن العربی۔ اور ذو النون مصری اور معین الدین چشتی اجمیری اور قطب الدین بختیار کاکی۔ اور فرید الدین پاک پٹنی۔ اور نظام الدین دہلوی۔ اور شاہ ولی اللہ دہلوی۔ اور شیخ احمد سرہندی رضی اللہ عنہم ورضوا عنہ اسلام میں گذرے ہیں۔ اور ان لوگوں کا ہزارہا تک عدد پہنچا ہے۔ اور اس قدر ان لوگوں کے خوارق علماء اور فضلاء کی کتابوں میں منقول ہیں کہ ایک متعصب کو باوجود سخت تعصب کے آخر ماننا پڑتا ہے کہ یہ لوگ صاحب خوارق وکرامات تھے۔ میں سچ سچ کہتا ہوں کہ میں نے نہایت صحیح تحقیقات سے دریافت کیا ہے کہ جہاں تک بنی آدم کے سلسلہ کا پتہ لگتا ہے سب پر غور کرنے سے یہی ثابت ہوتا ہے کہ جس قدر اسلام میں اسلام کی تائید میں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سچائی کی گواہی میں آسمانی نشان بذریعہ اس امت کے اولیاء کے ظاہر ہوئے اور ہو رہے ہیں ان کی نظیر دوسرے مذاہب میں ہر گز نہیں۔ اسلام ہی ایک ایسا مذہب ہے جس کی ترقی آسمانی نشانوں کے ذریعہ سے ہمیشہ ہوتی رہی ہے اور اس کے بے شمار انوار اور برکات نے خدا تعالیٰ کو قریب کر کے دکھلا دیا ہے۔ یقیناً سمجھو کہ اسلام اپنے آسمانی نشانوں کی وجہ سے کسی زمانہ کے آگے شرمندہ نہیں۔" (کتاب البریہ، روحانی خزائن جلد 13 صفحہ 91، 92)

آپؑ فرماتے ہیں:

"اصل بات یہ ہے کہ شیعہ کی روایات کی بعض سادات کرام کے کشفِ لطیف پر بنیاد معلوم ہوتی ہے چونکہ ائمہ اثنا عشر نہایت درجہ کے مقدّس اور راستباز اور اُن لوگوں میں سے تھے جن پر کشف صحیح کے دروازے کھولے جاتے ہیں اس لئے ممکن اور بالکل قرین قیاس ہے جو بعض اکابر ائمہ نے خدا تعالیٰ سے الہام پا کر اس مسئلہ کو اُسی طرز اور اُسی اصل سے بیان کیا ہو جیسا کہ ملاکی کی کتاب میں ملاکی نبی نے ایلیاہ نبی کے دوبارہ آنے کا حال بیان کیا تھا اور جیسا کہ مسیح کے دوبارہ آنے کا شور مچا ہوا ہے اور در حقیقت مراد صاحبِ کشف یہ ہوگی کہ کسی زمانہ میں اس امام کے ہمرنگ ایک اَور امام آئے گا جو اس کا ہمنام اور ہم قوت اور ہم خاصیت ہوگا گویا وہی آئے گا۔ پھر یہ لطیف نکتہ جب جسمانی خیالات کے لوگوں میں پھیلا تو اُن لوگوں نے موافق اپنی موٹی سمجھ کے سچ مچ یہی اعتقاد کر لیا ہو گا کہ وہ امام صد ہا برس سے

کسی غار میں چھپا ہوا ہے اور آخری زمانہ میں باہر نکل آئے گا۔ مگر ظاہر ہے کہ ایسا خیال صحیح نہیں ہے۔" (ازالہ اوہام، روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 344)

حضرت سید عبد القادر جیلانیؒ کے بارے میں فرمایا:

"حضرت سید عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کے ذکر میں درج ہے کہ جب وہ اپنے گھر سے طلب علم کے لیے نکلے، تو آپ کی والدہ صاحبہؓ نے ان کے حصہ کی اَسّی (80) اشرفیاں اُن کی بغل کے نیچے پیراہن میں سِی دیں اور یہ نصیحت کی کہ بیٹا جھُوٹ ہرگز نہ بولنا۔ حضرت سید عبد القادرؒ جب گھر سے رخصت ہوئے۔ تو پہلی ہی منزل میں ایک جنگل میں سے اُن کا گزر ہوا۔ جہاں چوروں اور قزّاقوں کا ایک بڑا قافلہ رہتا تھا۔ جہاں اُن کو چوروں کا ایک گروہ ملا۔ اُنھوں نے آپ کو پکڑ کر پُوچھا کہ تمھارے پاس کیا ہے؟ آپؒ نے دیکھا کہ یہ تو پہلی ہی منزل میں امتحان درپیش آیا۔ اپنی والدہ صاحبہ کی آخری نصیحت پر غور کی اور فوراً جواب دیا کہ میرے پاس اسی (80) اشرفیاں ہیں جو میری بغل کے نیچے میری والدہ صاحبہ نے سی دی ہیں۔ وہ چور یہ سُن کر سخت حیران ہوئے کہ یہ فقیر کیا کہتا ہے۔ ایسا راستباز ہم نے کبھی نہیں دیکھا۔ وہ آپؒ کو پکڑ کر اپنے سردار کے پاس لے گئے اور سارا قصہ بیان کیا۔ اس نے بھی جب آپؒ سے سوال کیا۔ تب بھی آپؒ نے وہی جواب دیا۔ آخر جب آپؒ کے پیراہن کے اس حصہ کو پھاڑ کر دیکھا گیا، تو واقعی اس میں اسی (80) اشرفیاں موجود تھیں۔ اُن سب کو حیرانی ہوئی۔ اس پر اُن کے سردار نے پوچھا کہ یہ کیا بات ہے۔ اس پر آپؒ نے اپنی والدہ صاحبہ کی نصیحت کا ذکر کر دیا اور کہا کہ میں طلب دین کے لیے گھر سے نکلا ہوں۔ اگر پہلی ہی منزل پر جھوٹ بولتا تو پھر کیا حاصل کر سکتا۔ اس لئے میں نے سچ کو نہیں چھوڑا۔ جب آپؒ نے یہ بیان فرمایا تو قزّاقوں کا سردار چیخ مار کر رو پڑا اور آپؒ کے قدموں میں گر گیا اور اپنے سابقہ گناہوں سے توبہ کی۔ کہتے ہیں کہ آپؒ کا سب سے پہلا مرید یہی شخص تھا۔ غرض صدق ایسی شے ہے جو انسان کو مشکل سے مشکل وقت میں بھی نجات دلا دیتی ہے۔ سعدی نے سچ کہا ہے کہ۔

کس ندیدم کہ گم شد از رہِ راست۔ پس جس قدر انسان صِدق کو اختیار کرتا ہے اور صِدق سے محبت کرتا ہے اسی قدر اس کے دل میں خدا تعالیٰ کے کلام اور انبیاءؑ کی محبت اور معرفت پیدا ہوتی ہے۔ کیونکہ وہ تمام راستبازوں کے نمونے اور چشمے ہوتے ہیں۔ کونوا مع الصّٰدقین (التوبہ:119) کا ارشاد اسی اصول پر ہے۔" (ملفوظات جلد اول صفحہ 370-371)

حضرت حافظ نور محمد صاحب بیان کرتے ہیں کہ

"کئی مرتبہ حضور علیہ السلام نے اپنی تقاریر میں فرمایا کہ حضرت پیرانِ پیر بڑے اولیاء اللہ میں سے ہوئے ہیں لیکن ان کی نسبت آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی کوئی پیشگوئی نہیں ہے۔

خاکسار (حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ ایم اے۔ ناقل) عرض کرتا ہے کہ پیرانِ پیر سے سید عبد القادر جیلانیؒ مراد ہیں اور جہاں تک مَیں سمجھتا ہوں گذشتہ مجددینِ امت محمدیہ میں سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو سید عبد القادر صاحب جیلانیؒ کے ساتھ سب سے زیادہ محبت تھی اور فرماتے تھے کہ میری روح کو ان کی روح سے خاص جوڑ ہے۔"

(سیرت المہدی جلد اول روایت نمبر 573)

پھر ابو الحسن خرقانیؒ کا ذکر کرتے ہوئے ان کے بارے میں ایک واقعہ بیان کرتے ہیں:

"سیر میں لکھا ہے کہ ابو الحسن خرقانی کے پاس ایک شخص آیا۔ راستہ میں شیر ملا۔ اور کہا کہ اللہ کے واسطے پیچھا چھوڑ دے۔ شیر نے حملہ کیا اور جب کہا۔ ابو الحسن کے واسطے چھوڑ دے، تو اس نے چھوڑ دیا۔ شخص مذکور کے ایمان میں اس حالت نے سیاہی سی پیدا کر دی اور اس نے سفر ترک کر دیا۔ واپس آکر یہ عقدہ پیش کیا۔ اس کو ابو الحسن نے جواب دیا کہ یہ بات مشکل نہیں۔ اللہ کے نام سے تو واقف نہ تھا۔ اللہ کی سچی ہیبت اور جلال تیرے دل میں نہ تھا اور مجھ سے تو واقف تھا۔ اس لئے میری قدر تیرے دل میں تھی۔ پس اللہ کے لفظ میں بڑی بڑی برکات اور خوبیاں ہیں۔ بشرطیکہ کوئی اس کو اپنے دل میں جگہ دے اور اس کی ماہیت پر کان

دھرے۔“(ملفوظات جلد اول صفحہ 102)

ایک صبح حضرت مسیح موعودؑ مردانہ مکان میں تشریف لائے۔ دہلی کی سیر کا ذکر درمیان میں آیا۔فرمایا:

”لہو ولعب کے طور پر پھرنا درست نہیں؛البتہ یہاں بعض بزرگ اولیاء اللہ کی قبریں ہیں۔ان پر ہم بھی جائیں گے.....“

پھر فرمایا کہ

“ایسے بزرگوں کی فہرست بناؤ تا کہ جانے کے متعلق انتظام کیا جائے۔حاضرین نے یہ نام لکھائے۔(1) شاہ ولی اللہ صاحبؒ (2) خواجہ نظام الدین صاحبؒ (3) جناب قطب الدین صاحبؒ (4) خواجہ باقی باللہ صاحبؒ (5) خواجہ میر دردؒ صاحب (6) جناب نصیر الدین صاحب چراغ دہلی۔ چنانچہ گاڑیوں کا انتظام کیا گیا اور حضرت بمعہ خدام گاڑیوں میں سوار ہو کر سب سے اول حضرت خواجہ باقی باللہ کے مزار پر پہنچے۔راستہ میں حضرت نے زیارتِ قبور کے متعلق فرمایا:

”قبرستان میں ایک روحانیت ہوتی ہے اور صبح کا وقت زیارتِ قبور کے لیے ایک سنت ہے۔یہ ثواب کا کام ہے اور اس سے انسان کو اپنا مقام یاد آجاتا ہے۔انسان اس دنیا میں مسافر ہے۔آج زمین پر ہے تو کل زمین کے نیچے ہے۔حدیث شریف میں آیا ہے کہ جب انسان قبر پر جائے تو کہے اَلسَّلَامُ عَلَیۡکُمۡ یَا اَھۡلَ الۡقُبُوۡرِ مِنَ الۡمُؤۡمِنِیۡنَ وَالۡمُسۡلِمِیۡنَ وَاِنَّا اِنۡ شَاءَ اللّٰہُ بِکُمۡ لَلَاحِقُوۡنَ۔“(ملفوظات جلد ہشتم صفحہ 166-167)

حضرت مرزا سلطان احمد صاحب بواسطہ مولوی رحیم بخش صاحب ایم۔اے بیان کرتے ہیں:

”والد صاحب میاں عبد اللہ صاحب غزنوی اور سماں والے فقیر سے ملنے کے لئے کبھی کبھی جایا کرتے تھے۔خاکسار عرض کرتا ہے کہ مولوی عبد اللہ صاحب غزنوی کی ملاقات کا ذکر حضرت صاحب نے اپنی تحریرات میں کیا ہے۔اور سماں والے فقیر کے متعلق شیخ یعقوب علی صاحب نے لکھا ہے کہ اُن کا نام میاں شرف دین صاحب تھا اور وہ موضع سُم نزد طالب پور ضلع گورداسپور کے رہنے والے تھے۔سُم میں پانی کا ایک چشمہ ہے اور غالباً اسی وجہ سے وہ سُم کہلاتا ہے۔“

(سیرت المہدی جلد اول روایت نمبر 191)

میاں شرف الدین صاحب سم والے

”ضلع گورداسپور میں طالب پور کے متصل ایک مقام سم شریف کہلاتا ہے۔وہاں پانی کا ایک چشمہ سا ہے۔وہاں میاں شرف الدین صاحب ایک بزرگ رہتے تھے۔حضرت مرزا صاحب ان کے پاس بھی چند مرتبہ تشریف لے گئے۔آپ کے یہ سفر کسی ذاتی غرض یا دنیوی مفاد پر مشتمل نہ تھے۔بلکہ محض کو نوامع الصادقین پر عمل کرنے کے لئے۔یا ترقیٔ اسلام کے لئے دعا کرانے کے واسطے تھے۔شروع ہی سے آپ کی فطرت میں اسلام کی تائید اور نصرت کے لئے خاص جوش تھا۔آپ خود بھی اس کے لئے دعائیں کرتے رہتے تھے۔جیسا کہ آپ کی ایک پرانی دعا اوپر دیوان فرخ سے میں نے نقل کی ہے۔آپ کا سونا، جاگنا، چلنا، پھرنا اسی دُھن اور آرزو میں تھا۔“

(حیاتِ احمد جلد اول صفحہ 130،131 از حضرت شیخ یعقوب علی عرفانیؓ)

حضرت ڈاکٹر میر محمد اسماعیل صاحبؓ بیان کرتے ہیں:

”حضور علیہ السّلام تمام گذشتہ مشہور بزرگانِ اسلام کا نام ادب سے لیتے تھے اور ان کی عزت کرتے تھے۔اگر کوئی شخص کسی پر اعتراض کرتا۔کہ فلاں شخص کی بابت لکھا ہے کہ انہوں نے یہ بات کہی ہے یا ایسا فعل کیا ہے۔تو فرمایا کرتے کہ ”اِنَّمَا الۡاَعۡمَالُ بِالنِّیَّاتِ“ ہمیں کیا معلوم کہ اصلیت کیا ہے اور اس میں کیا سر تھا۔یہ لوگ اپنے زمانے کے بڑے بزرگ ہوئے ہیں۔ان کے حق میں اعتراض یا سوءِ ادبی نہیں کرنی چاہیے۔حضرت حضرت جنید۔حضرت شبلی۔حضرت بایزید بسطامی۔حضرت ابراہیم ادھم۔حضرت ذوالنون مصری۔چاروں ائمہ فقہ۔حضرت منصور۔حضرت ابوالحسن خرقانی وغیرھم صوفیاء کے نام بڑی عزت سے لیتے تھے اور بعض دفعہ ان کے اقوال یا حال بھی بیان فرمایا کرتے تھے۔حال کے زمانہ کے لوگوں میں آپ مولوی عبد اللہ صاحب غزنوی کو بزرگ سمجھتے تھے۔اسی طرح آپ شاہ ولی اللہ

صاحب دہلوی۔حضرت مجدد سرہندی۔سیّد احمد صاحب بریلوی اور مولوی اسمٰعیل صاحب شہید کو اہل اللہ اور بزرگ سمجھتے تھے۔مگر سب سے زیادہ سید عبد القادر صاحب جیلانی کا ذکر فرماتے تھے۔اور ان کے مقالات بیان کیا کرتے تھے۔

خاکسار (حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ ایم اے) عرض کرتا ہے کہ حضرت صاحب کا یہ طریق تھا کہ اگر کسی گذشتہ بزرگ کا کوئی قول یا فعل آپ کی رائے اور تحقیق کے خلاف بھی ہو تو پھر بھی اس وجہ سے کسی بزرگ پر اعتراض نہیں کرتے تھے اور فرماتے تھے کہ اگر انہوں نے اپنے زمانہ کے لحاظ سے کوئی بات کہی ہے یا کسی معاملہ میں انہیں غلطی لگی ہے تو اس کی وجہ سے ان کی بزرگی میں فرق نہیں آتا اور بہرحال ان کا ادب ملحوظ رکھنا چاہیے۔" (سیرت المہدی جلد اول روایت نمبر 611)

حضرت منشی ظفر احمد صاحبؓ کپورتھلوی بیان کرتے ہیں:

"دہلی میں جب حضرت مسیح موعود علیہ السلام تشریف فرما تھے۔تو ایک دن حضور شاہ ولی اللہ صاحب کے مزار پر تشریف لے گئے۔فاتحہ پڑھی اور فرمایا کہ یہ اپنے زمانے کے مجدد تھے۔"

(سیرت المہدی جلد 2 روایت نمبر 1134)

حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ بیان کرتے ہیں:

"محترمہ کنیز فاطمہ صاحبہ اہلیہ میر قاسم علی صاحب نے... بذریعہ تحریر بیان کیا کہ حضرت صاحب 1905ء میں دہلی میں تھے اور وہاں جمعہ کو میری بھی بیعت لی۔اور دعا فرمائی۔باہر دشمنوں کا بھاری ہجوم تھا۔میں بار بار آپؑ کے چہرے کی طرف دیکھتی تھی کہ باہر اس قدر شور ہے اور حضرت صاحبؑ ایک شیر کی طرح بیٹھے ہیں۔آپؑ نے فرمایا۔"شیخ یعقوب علی صاحب کو بلالاؤ۔گاڑی لائیں۔" میر صاحب نے کہا حضور! گاڑی کیا کرنی ہے؟ آپ نے فرمایا "قطب صاحب جانا ہے" میں نے کہا حضور اس قدر خلقت ہے۔آپ ان میں سے کیسے گزریں گے؟ آپؑ نے فرمایا "دیکھ لینا میں ان میں سے نکل جاؤں گا" میر صاحب کی اپنی فٹن بھی تھی،دو گاڑیاں اور آ گئیں۔ہم سب حضرت صاحبؑ کے خاندان کے ساتھ گاڑیوں میں بھر کر چلے گئے۔پہلے حضرت میر ناصر نواب صاحب کے والد کے مزار پر تشریف لے گئے اور بہت دیر تک دعا فرمائی اور آنکھیں بند کر کے بیٹھے رہے۔اس کے بعد آپ حضرت نظام الدین اولیاء کے مقبرہ پر تشریف لے گئے۔آپؑ نے تمام مقبرہ کو خوب اچھی طرح سے دیکھا۔پھر مقبرہ کے مجاوروں نے حضورؑ سے پوچھا،آپ حضرت نظام الدین صاحب کو کیا خیال فرماتے ہیں؟ آپؑ نے فرمایا "ہم انہیں بزرگ آدمی خیال کرتے ہیں۔" پھر آپؑ نے مقبرہ کے مجاوروں کو کچھ رقم بھی دی جو مجھے یاد نہیں کتنی تھی پھر آپؑ مع مجاوروں کے قطب صاحب تشریف لے گئے۔وہاں کے مجاوروں نے آپ کو بڑی عزت سے گاڑی سے اتارا اور مقبرہ کے اندر لے گئے کیونکہ مقبرہ نظام الدین اولیاء میں تو عورتیں اندر چلی جاتی ہیں لیکن قطب صاحب میں عورتوں کو اندر نہیں جانے دیتے۔ان لوگوں نے حضورؑ کو کھانے کے لیے کہا۔حضورؑ نے فرمایا "ہم پرہیزی کھانا کھاتے ہیں آپ کی مہربانی ہے۔" وہاں کے مجاوروں کو بھی حضورؑ نے کچھ دیا پھر حضور علیہ السلام وہاں سے شام کو واپس گھر تشریف لے آئے۔مجاور کچھ راستہ تک ساتھ آئے۔"

(سیرت المہدی جلد دوم روایت نمبر 1312) (جاری ہے)

❀❀❀

خلیفہ وقت کے ساتھ تعلق پختہ کرنے کے ذرائع

ازمکرم سید محی الدین صاحب مہتمم تعلیم مجلس خدام الاحمدیہ بھارت

وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِي الْاَرْضِ كَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ وَ لَيُمَكِّنَنَّ لَهُمْ دِيْنَهُمُ الَّذِي ارْتَضٰى لَهُمْ وَ لَيُبَدِّلَنَّهُمْ مِّنْۢ بَعْدِ خَوْفِهِمْ اَمْنًا يَعْبُدُوْنَنِيْ لَا يُشْرِكُوْنَ بِيْ شَيْـًٔا وَمَنْ كَفَرَ بَعْدَ ذٰلِكَ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ ﴿۵۶﴾

ترجمہ: تم میں سے جولوگ ایمان لائے اور نیک اعمال بجالائے اُن سے اللہ نے پختہ وعدہ کیا ہے کہ انہیں ضرور زمین میں خلیفہ بنائے گا جیسا کہ اُس نے اُن سے پہلے لوگوں کو خلیفہ بنایا اور اُن کے لئے اُن کے دین کو، جو اُس نے اُن کے لئے پسند کیا، ضرور تمکنت عطا کرے گا اور اُن کی خوف کی حالت کے بعد ضرور اُنہیں امن کی حالت میں بدل دے گا۔ وہ میری عبادت کریں گے۔ میرے ساتھ کسی کو شریک نہیں ٹھہرائیں گے۔ اور جو اُس کے بعد بھی ناشکری کرے تو یہی وہ لوگ ہیں جو نافرمان ہیں۔

خلافت سے محبت کی ملیں برکات پشتوں تک
اسی لطف و کرم کی ہو سدا برسات پشتوں تک
خلافت سے وفاداری بشرطِ اُستواری ہو
یہی ہو حاصل ایماں بہر اوقات پشتوں تک
سدا نورِ خلافت سے منور ہوں میری نسلیں
کسی لمحے جہالت کی نہ آئے رات پشتوں تک

اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعودؑ کی وفات کے بعد اپنی دوسری قدرت کا ہاتھ دکھاتے ہوئے جماعت احمدیہ میں حسب وعدہ خلافت کا عظیم الشان نظام قائم فرمایا جو نبوت کے نقش قدم پر قائم ہے۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں نبوت کے جو کام بیان فرمائے ہیں انہی کاموں کو خلیفۃ المسیح آگے بڑھاتے ہیں۔ خلیفہ وقت راتوں کے راہب بن کر حضرت مسیح موعودؑ کے درخت وجود کی سرسبز شاخوں کی سرسبزی و شادابی کے لئے دعا گو رہتے ہیں۔ وہ ایک دردمند دل رکھتا ہے جو احباب جماعت کے لئے ہر آن دھڑکتا ہے۔

اسی ضمن میں مکرم مبارک صدیقی صاحب نے خلیفہ وقت کی احباب جماعت سے محبت و تربیت کی فکر پر مبنی ایک واقعہ بیان فرمایا کہ

''حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے قریب ایک دفعہ خاکسار کو بیٹھنے کا شرف حاصل ہوا۔ تو میں نے کہا کہ حضور خاکسار آپ کو بہت سالوں سے دیکھ رہا ہے آج تک ایسے نہیں ہوا کہ کوئی نماز جمعہ حضور نے نہ پڑھائی ہو۔ تو بعض اوقات ایسے بھی ہوتا ہے کہ انسان کا گلہ خراب ہوتا ہے، اس کو بخار ہوتا ہے اس کے جسم میں درد ہوتی ہے۔ اور اس کا جی نہیں چاہتا ہے کہ وہ جائے۔ تو میں نے کہا کہ حضور آپ کو بھی ایسے نہیں ہوا کہ طبیعت ایسی ہو آپ کی اور آپ کو لگے کہ آج خطبہ جمعہ کے لئے جایا نہیں جاسکتا۔ تو حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسکرا کے فرمایا کہ میں بڑا معمولی قسم کا آدمی ہوں۔ مجھے بھی یہ سب کچھ ہوتا ہے۔ لیکن میں ہر حال میں اپنا

کام جاری رکھتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ کی توفیق کے ساتھ ان پندرہ سال میں کوئی ایک بھی جمعہ ایسا نہیں گیا۔ اور حضور نے فرمایا کہ صرف ایک دن ایسا تھا کہ نماز عید بھی تھی اور جمعہ بھی تھا تو میں نے نماز عید کا خطبہ بھی پڑھایا اور اس کے بعد گو کہ خطبہ جمعہ بڑا مختصر تھا لیکن میں نے وہ خطبہ جمعہ بھی دیا۔ ایک اور موقعہ پر حضور انور نے فرمایا کہ میں بھی بیمار ہوتا ہوں لیکن میں چند دوائیاں کھالیتا ہوں اور ٹھیک ہو جاتا ہوں۔

جماعت احمدیہ کے لئے یہ موقع سجدات شکر بجالانے کا ہے۔ پس یہ ہماری ذمہ داری ہے کہ انعام خلافت پر خدا تعالیٰ کے شکر گذار بن جائیں اور اس نعمت کی عظمت کا صحیح ادراک اور خلیفہ وقت سے حقیقی تعلق پیدا کرنے کی ہر ممکن کوشش کریں۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ فرماتے ہیں کہ

''اے دوستو! بیدار ہو اور اپنے مقام کو سمجھو اور اس اطاعت کا نمونہ دکھاؤ جس کی مثال دنیا کے پردہ پر کسی اور جگہ پر نہیں ملتی ہو اور کم سے کم آئندہ کے لئے کوشش کرو کہ سو (100) میں سے سو ہی کامل فرمانبرداری کا نمونہ دکھائیں اور اس ڈھال سے باہر کسی کا جسم نہ ہو جسے خدا تعالیٰ نے تمہاری حفاظت کیلئے مقرر کیا ہے اور 'الامام جنۃ یقاتل من ورائہ'' پر ایسا عمل کرو کہ محمد رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی روح تم سے خوش ہو جائے۔''

(انوار العلوم جلد 14 صفحہ 525)

اسی طرح حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ ایک اور موقعہ پر فرماتے ہیں کہ

''امام اور خلیفہ کی ضرورت یہی ہے کہ ہر قدم جو مومن اٹھاتا ہے اس کے پیچھے اٹھاتا ہے اپنی مرضی اور خواہشات کو اس کی مرضی اور خواہشات کے تابع کرتا ہے۔ اپنی تدبیروں کو اس کی تدبیروں کے تابع کرتا ہے۔ اپنے ارادوں کو اس کے ارادوں کے تابع کرتا ہے۔ اپنی آرزوؤں کو اس کی آرزوؤں کے تابع کرتا ہے اور اپنے سامانوں کو اس کے سامانوں کے تابع کرتا ہے۔ اگر اس مقام پر مومن کھڑے ہو جائیں تو ان کے لئے کامیابی اور فتح یقینی ہے۔'' (الفضل 4 ستمبر 1937ء حوالہ نظام خلافت کی برکات اور ہماری ذمہ داریاں صفحہ 44،45)

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے جامعہ کے ایک طالب علم نے سوال کیا کہ وہ کس طرح حضور انور سے ذاتی تعلق پیدا کر سکتا ہے۔

اس طالب علم کو خلیفۂ وقت کے ساتھ قریبی تعلق پیدا کرنے کے بارے میں حضور انور نے ازراہ شفقت فرمایا:

(جو خط آپ مجھے لکھتے ہیں) اس کے ایک کونے پر اپنی ایک تصویر لگا دیا کریں تو مجھے پتہ لگ جائے گا کہ آپ (اس موقع پر حضور انور نے طالب علم کا نام لے کر فرمایا) کا خط آیا ہے، اور آہستہ آہستہ یاد ہو جائے گا مختلف جامعات کے کئی ہوشیار طالب علم اسی طرح ہی کرتے ہیں، اپنی تصویریں لگا دیتے ہیں۔ پھر آہستہ آہستہ ان سے تعارف ہو جاتا ہے۔ اور یوکے میں رہنے والے تو ویسے ہی میں ان سے ملاقات کرتا رہتا ہوں اس لیے ان کو پہچان لیتا ہوں۔ اور ساتھ یہ دعا کریں کہ صرف تعلق ہونا اور پہچان لینا تو کوئی بات نہیں ہے، جو خلیفۂ وقت کے منصوبے ہیں، باتیں ہیں، ان پر عمل کرنا اور عمل کروانا، یہ اصل چیز ہے۔ مربی کا کام اور ایک جامعہ کے طالب علم کا کام، جامعہ رہتے ہوئے اور پھر جب مربی بن جائے اس وقت اس سوچ کو مزید mature ہو جانا چاہیے کہ اس نے خلیفۂ وقت کا سلطان نصیر بننا ہے۔ اور اگر آپ سلطان نصیر بنیں گے اور کاموں کو سرانجام دیں گے اور تقویٰ پر چلتے رہیں گے اور دعا بھی کریں گے تو اللہ تعالیٰ خود ہی کوئی نہ کوئی موقع پیدا کر دیتا ہے اور کوئی خاص بات پیدا ہو جاتی ہے، اور زیادہ سے زیادہ قرب کا موقع پیدا ہو جاتا ہے۔ لیکن اصل چیز یہی ہے، اصل قربت یہی ہے کہ خلیفۂ وقت کے سلطان نصیر بنیں اور اس کے کاموں کو اور اس کے منصوبوں کو آگے پھیلائیں۔

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس سے وقف نو کینیڈا کے ایک طفل نے سوال پوچھا کہ آپ سے پختہ تعلق پیدا کرنے کا بہترین طریقہ کیا ہے اس پر سیدنا حضور انور نے فرمایا کہ

''تم مجھے کثرت سے لکھو اور کبھی کبھی تم مجھے کوئی اچھا لطیفہ، کوئی اچھی

روایت لکھو تو مجھے یاد رہے گا کہ یہ وہی لڑکا ہے جس نے مجھے فلاں فلاں لکھا تھا۔"

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس نے عزیز سید طالع احمد صاحب شہید مرحوم کا خلیفہ وقت کے ساتھ اطاعت و محبت کی مثال پیش کرتے ہوئے فرمایا کہ

"کس کس طرح وہ خلیفہ ٔوقت کے الفاظ پر عمل کرنے کی کوشش کرتا تھا اس کا اندازہ اس سے ہوجاتا ہے کہ میں نے بعض میٹنگز میں جو مربیان کے ساتھ تھیں انہیں کہا کہ مربیان کو کوشش کرنی چاہیے کہ کم و بیش ایک گھنٹے کے قریب تہجد پڑھا کریں تو عزیز طالع نے بعض مربیان کی طرح یہ سوال نہیں کیا کہ گرمیوں کی چھوٹی راتوں میں کس طرح اتنی جلدی جاگ کر ایک گھنٹے کے قریب تہجد پڑھ سکتے ہیں بلکہ اس نے عمل کرنے کی کوشش کی۔ اس کے ایک دوست مربی نے ایک دن اسے بڑا تھکا ہوا دیکھا تو وجہ پوچھی تو اس نے بتایا کہ خلیفہ ٔوقت نے مربیان کو ایک گھنٹے کے قریب تہجد پڑھنے کا کہا ہے۔ میں بھی تو وقف ہوں تو یہ حکم میرے لیے بھی ہے۔ آج تہجد کی وجہ سے پوری طرح سو نہیں سکا اس لیے تھکاوٹ لگ رہی ہے۔ اس مربی نے مجھے لکھا کہ اس کی بات نے مجھے سخت شرمندہ کیا کہ میں براہِ راست مخاطب تھا اور میں نے خلیفہ ٔوقت کی بات پر اس طرح عمل نہیں کیا اور اس نے محض ایک واقف زندگی کے عہد کو نبھانے کے لیے اس پر عمل کیا ہے۔ یہ تھا اس کا عہد نبھانے کا معیار۔"

یہ ہے وہ وفا اور خلیفہ وقت سے محبت کے معیار جو ہمیں اپنانے کی ضرورت ہے۔ انہی اغراض کو پانے کے لئے اجتماعات، جلسہ و دیگر تقریبات کا انعقاد کیا جاتا ہے۔

یہ ہماری خوش بختی ہے کہ ہم خلافت کی ڈھال کے پیچھے ہیں۔ اس زمانہ میں جبکہ ہر طرف مسلمان فساد و عناد میں مبتلا ہیں ہم خلافت کے مضبوط قلعہ میں محفوظ ہیں ضرورت اس امر کی ہے کہ ہم آپ کے خطبات، خطابات، مختلف کلاسز، خصوصی پیغامات وغیرہ پر عمل پیرا ہو خلافت کے کامل مطیع اور فرمانبردار ہو جائیں۔

آخر پر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے اس روح پرور اقتباس سے اپنی معروضات کو ختم کرتا ہوں "واضح ہو کہ اب اللہ کی رسی حضرت مسیح موعود کا وجود ہی ہے، آپ کی تعلیم پر عمل کرنا ہے۔ پھر خلافت سے چمٹے رہنا بھی تمہیں مضبوط کرتا چلا جائے گا۔ خلافت تمہاری اکائی ہوگی اور خلافت تمہاری مضبوطی ہوگی۔ خلافت تمہیں حضرت مسیح موعودؑ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے واسطے اللہ تعالیٰ سے جوڑنے والی ہوگی۔ پس اس رسی کو بھی مضبوطی سے پکڑے رکھو ورنہ جو نہیں پکڑے گا وہ بکھر جائے گا۔ نہ صرف خود برباد ہوگا۔ بلکہ اپنی نسلوں کی بربادی کے سامان بھی کر رہا ہوگا۔

(خطبات مسرور جلد سوم ص 518-516)

اللہ تعالیٰ ہمیں اس پر عمل کرنے کی بھرپور توفیق دے۔ آمین

محبت کے جذبے، وفا کا قرینہ
اخوّت کی نعمت، ترقی کا زینہ
خلافت سے ہی برکتیں ہیں یہ ساری
رہے گا خلافت کا فیضان جاری

❁❁❁

پیغام

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

برموقع سالانہ اجتماع مجلس خدام الاحمدیہ و اطفال الاحمدیہ بھارت، اکتوبر 2021ء

پیارے ممبران مجلس خدام الاحمدیہ بھارت

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

مجھے یہ جان کر بہت خوشی ہوئی ہے کہ مجلس خدام الاحمدیہ بھارت کو اپنا سالانہ اجتماع منعقد کرنے کی توفیق مل رہی ہے۔ اللہ تعالی اسے ہر لحاظ سے کامیاب اور بابرکت فرمائے اور نیک نتائج سے نوازے۔ آمین

مجھ سے اس موقع پر پیغام بھجوانے کی درخواست کی گئی ہے۔ میں اس موقع پر آپ کو چند ضروری نصائح کرنا چاہتا ہوں۔

آج کل دنیاداری کے ماحول کی وجہ سے لوگ اللہ تعالی سے دُور جا رہے ہیں اور لوگوں کا انحصار دنیاوی منصوبوں پر زیادہ رہنے لگا ہے۔ لیکن ہماری جماعت ایک روحانی جماعت ہے۔ اس لئے آپ کو لازماً پنجوقتہ نماز بروقت ادا کرنی چاہیے اور قرآن کریم کی بھی باقاعدہ تلاوت کرنی چاہئے اور جس حد تک ممکن ہو سکے نماز تہجد کا بھی التزام کریں۔ خدا تعالیٰ کی رضا کا حصول وہ سنہری کنجی ہے جس سے ہر طرح کی کامیابی کا حصول ممکن ہو گا۔ آپ کے لئے ضروری ہے کہ تہجد کی نماز ادا کریں۔ جب ایک انسان خدا تعالی کے زیادہ قریب ہو گا تو اللہ تعالیٰ کی مخلوق کے حقوق ادا کرنے کی طرف بھی اس کی توجہ بڑھے گی۔ ہمیشہ اس بات کو یاد رکھیں کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا کہ آپ کی بیعت میں داخل ہونا ایک نئی زندگی پانے کے مترادف ہے۔ مجلس خدام الاحمدیہ کے عہدیداروں کا بھی یہ کام ہے کہ وہ نوجوانوں کو نماز کی اہمیت کے بارے میں بتائیں۔ پنجوقتہ نمازوں کی ادائیگی کے بارے میں جو ہر مسلمان پر فرض ہے۔ انہیں ان کی اہمیت قرآنی آیات، احادیث اور حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے ارشادات کے حوالہ جات سے بتائیں۔ ہر نوجوان کو ذاتی حیثیت میں نمازوں کی اہمیت کا ادراک ہونا چاہئے۔ اطفال کو بھی چھوٹی عمر سے ہی فرض نمازوں اور جماعتی کاموں میں شامل ہونا چاہئے۔ اس پہلو سے مجالس عاملہ کے ممبران کو زیادہ فعال رنگ میں اپنی ذمہ داری ادا کرنی چاہئے۔ کیونکہ اطفال کی عمر ایسی ہوتی ہے جہاں آپ کو انہیں اپنے قریب رکھنا چاہیے۔ ہمیشہ انہیں دین کے ساتھ جوڑ کر رکھیں اور جماعتی سرگرمیوں میں مشغول رکھیں۔ اس کے لئے مختلف راستے اور ذرائع تلاش کرنے ہوں گے۔ ان سے پوچھیں کہ وہ کس قسم کی سرگرمیوں کو پسند کرتے ہیں

اور اس کے مطابق اطفال الاحمدیہ اور خدام کے پروگرام ترتیب دیں۔ جس قدر خدام اور اطفال کو آپ جماعتی سرگرمیوں میں شامل کریں گے اتنا ہی آپ جماعت کے لئے مفید اثاثہ تیار کر رہے ہوں گے۔

اسی طرح اس بات کا بھی خیال رکھیں کہ خدام ضرور کسی نہ کسی کھیل میں مشغول ہوں، صرف گلیوں میں ہی نہ پھرتے رہیں اور محض indoor اور انٹرنیٹ کی کھیلیں ہی نہ کھیلتے رہیں۔ ان کو کچھ ورزشی کھیلوں میں حصہ لینا چاہیے، باہر نکلنا چاہیے اور گراؤنڈز میں جانے کا وقت مختص کرنا چاہیے۔

مجلس خدام الاحمدیہ کی ایک بڑی ذمہ داری خلافت احمدیہ کی حفاظت ہے۔ اور خلافت احمدیہ کی حفاظت آپ خلیفہ وقت کی باتوں کو سننے اور ان پر عمل کرنے سے کر سکتے ہیں۔ اور جماعت کی حفاظت بھی اسی صورت میں ہوسکتی ہے کہ خلیفہ وقت کی باتوں کو مانا جائے اور ان پر عمل کیا جائے۔

اس زمانے میں خلافت کی اطاعت اور خلیفہ وقت کی ہدایات کی تعمیل کا ایک بہت اہم ذریعہ اللہ تعالیٰ کے عظیم فضل و احسان کی صورت میں قائم کیا ہوا ذریعہ ہے۔ اور وہ ایم ٹی اے ہے۔ اس لئے آپ جہاں کہیں ہوں آپ کو ہر ممکن کوشش کرنی چاہئے کہ میرا خطبہ جمعہ ضرور سنیں خواہ کسی بھی ذریعہ سے ہو۔ بہت سارے خط مجھے ابھی بھی آتے ہیں کہ جب سے ہم نے ایم ٹی اے پر کم از کم خطبات ہی باقاعدہ سننے شروع کئے ہیں ہمارا جماعت سے مضبوط تعلق ہو رہا ہے اور ہمارے ایمانوں میں مضبوطی پیدا ہو رہی ہے۔ پس اس روحانی مائدہ سے فائدہ اٹھائیں تا کہ آپ خلافت کی برکات سے کماحقہ مستفیض ہوسکیں۔

اللہ تعالیٰ آپ کو میری ان تمام نصائح پر عمل کرنے کی توفیق دے اور اپنے بے شمار فضلوں سے نوازے۔ آمین

والسلام

خاکسار

مرزا مسرور احمد

خلیفۃ المسیح الخامس

❁❁❁

بنیادی مسائل کے جوابات

(قسط نمبر 19)

(مرتبہ: ظہیر احمد خان انچارج شعبہ ریکارڈ دفتر پی ایس لندن)

سوال:۔ ایک دوست نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت اقدس میں لکھا کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں پیدا کیا ہے۔ اگر ہم اچھے کام کریں گے تو جنت کا وعدہ ہے اور اگر بُرے کام کریں گے تو جہنم میں جانا پڑے گا۔ اس میں اللہ تعالیٰ کا کیا فائدہ ہے؟ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے مکتوب مؤرخہ 04 فروری 2020ء میں اس سوال کا درج ذیل جواب عطاء فرمایا۔ حضور نے فرمایا:

جواب:۔ بنیادی طور پر یہ سوال ہی درست نہیں ہے۔ کیونکہ اسلام کی ہر گز یہ تعلیم نہیں کہ انسان جنت کی لالچ سے نیکیاں بجالائے یا جہنم کے خوف سے بُرائیوں سے بچے۔ ایسا ایمان جو کسی لالچ یا کسی خوف سے ہو وہ کمزور ایمان ہوتا ہے۔ مخلوق کا اپنے خالق سے ایسا مضبوط تعلق ہونا چاہیئے جو بہشت کی طمع یا دوزخ کے خوف سے پاک ہو۔ بلکہ اگر فرض کرلیا جائے کہ نہ بہشت ہے اور نہ دوزخ ہے تب بھی انسان اپنے رب کی عبادت میں، اس کی محبت اور اطاعت میں ذرہ بھر بھی فرق نہ آنے دے۔ اسی لئے قرآن وحدیث میں خالق اور مخلوق کے تعلق کو اس طرح بیان کیا گیا ہے کہ انسان اللہ تعالیٰ کی صفات کو اختیار کر کے اس کا حقیقی عبد بنے اور اس کے ہر قول وفعل میں اللہ تعالیٰ کی رضا کا حصول پیش نظر ہو۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بھی اس مضمون کو کئی جگہوں پر بیان فرمایا ہے۔ ایک جگہ آپ فرماتے ہیں:

''ہمارا بہشت ہمارا خدا ہے ہماری اعلیٰ لذات ہمارے خدا میں ہیں کیونکہ ہم نے اس کو دیکھا اور ہر ایک خوبصورتی اس میں پائی۔ یہ دولت لینے کے لائق ہے اگرچہ جان دینے سے ملے اور یہ لعل خریدنے کے لائق ہے اگرچہ تمام وجود کھونے سے حاصل ہو۔''

(کشتی نوح، روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 21)

پس اللہ اور بندے کا تعلق، عاشق اور معشوق والا تعلق ہے۔ کوئی عاشق اپنے معشوق سے یہ نہیں کہتا کہ میں تجھ پر اس لئے عاشق ہوں کہ تو مجھے اتنا روپیہ یا فلاں فلاں شے دیدے۔ ہر گز نہیں۔ اس کا عشق تو ہر قسم کے طمع اور لالچ سے پاک ہوتا ہے۔

جہاں تک اس بات کا تعلق ہے کہ ان باتوں سے اللہ تعالیٰ کو کیا فائدہ پہنچتا ہے؟ تو اس کا جواب یہ ہے کہ ان میں اللہ تعالیٰ کا کوئی فائدہ نہیں کیونکہ وہ ہر قسم کے فائدہ یا نقصان سے پاک ذات ہے۔ اس نے انسان کو یہ تعلیم انسان ہی کے فائدہ کیلئے دی ہے۔ اسی لئے وہ فرماتا ہے کہ ''جو شخص شکر کرتا ہے اس کے شکر کا فائدہ اسی کی جان کو پہنچتا ہے اور جو ناشکری کرتا ہے تو یقیناً اللہ بے نیاز ہے (اور) بہت صاحب تعریف ہے۔''

(سورۃ لقمان: 13)

یہ سوال ایسا ہی ہے، جیسے کوئی کہے کہ ایک ماں کے اپنے بچہ کو دودھ پلانے اور بچہ کے بیمار ہونے پر اسے کڑوی دوائی پلانے میں اس ماں کا کیا فائدہ ہے؟ یا ایک استاد کے پڑھائی کرنے والے شاگرد کو پاس کرنے اور پڑھائی نہ کرنے والے شاگرد کو فیل کرنے میں اس استاد کا کیا فائدہ ہے؟ پس جس طرح ان امور میں ماں اور استاد کا کوئی فائدہ یا نقصان نہیں بلکہ اس بچہ اور شاگرد کا فائدہ اور نقصان ہے اسی طرح اللہ اور بندہ کے معاملہ میں بھی اللہ تعالیٰ کا کوئی فائدہ یا نقصان نہیں بلکہ الٰہی احکامات کی بجا آوری میں انسان کا فائدہ اور ان احکامات کی حکم عدولی میں انسان ہی کا نقصان ہے۔

سوال:۔ ایک دوست نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت اقدس میں لکھا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی مقدس کتابوں میں Complicated باتیں کیوں بیان کی ہیں اور سب کچھ آسان اور واضح انداز میں کیوں نہیں بتا دیا۔ حالانکہ وہ جانتا تھا کہ بعد میں اختلافات ہونے ہیں؟ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے مکتوب مؤرخہ 04 فروری 2020ء میں اس سوال کا درج ذیل الفاظ میں جواب عطاء فرمایا۔حضور نے فرمایا:

جواب:۔ اصل میں اعلیٰ درجہ کے ایمان کیلئے آزمائش شرط ہوتی ہے۔ اسی لئے سورۃ البقرہ کی ابتدائی آیات میں ہدایت پانے والے اور کامیابی حاصل کرنے والے متقیوں کی ایک نشانی یہ بیان فرمائی کہ وہ غیب پر ایمان لاتے ہیں۔ پس ایمان ہمیشہ اسی صورت میں مفید ہوتا ہے جب اس میں کوئی اخفاء کا پہلو ہو۔ تاکہ مومن اور غیر مومن کا فرق واضح ہو سکے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اس اخفاء کی حکمت بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ ”پیشگوئی میں کسی قدر اخفاء اور متشابہات کا ہونا بھی ضروری ہے اور یہی ہمیشہ سے سنت الٰہی ہے... اگر آنحضرت ﷺ کے متعلق جو پیشگوئیاں تورات اور انجیل میں ہیں وہ نہایت ظاہر الفاظ میں ہوتیں... تو پھر یہودیوں کو آپ کے ماننے سے کوئی انکار نہ ہو سکتا تھا۔ لیکن خدا تعالیٰ اپنے بندوں کو آزماتا ہے کہ ان میں متقی کون ہے جو صداقت کو اس کے نشانات سے دیکھ کر پہچانتا ہے اور اس پر ایمان لاتا ہے۔“

(ملفوظات جلد نہم صفحہ 283 ایڈیشن 1984ء)

سوال:۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ نیشنل عاملہ لجنہ اماء اللہ بنگلادیش کی Virtual ملاقات مؤرخہ 14 نومبر 2020ء میں ایک ممبر لجنہ نے حضور انور کی خدمت اقدس میں عرض کیا کہ چھوٹے بچوں والی ماؤں کو نماز کے وقت بچہ کو ساتھ لے کر یا گود میں اٹھا کر نماز پڑھنا پڑتی ہے۔ اس وقت فطرتاً نماز سے زیادہ بچہ کی طرف توجہ رہتی ہے۔ اس سے ہم نماز کی فضیلت سے محروم تو نہیں ہو رہی ہوتیں؟ حضور نے فرمایا:

جواب:۔ نہیں محروم نہیں ہو رہی ہوتیں۔ لیکن آپ یہ کیا کریں کہ جب بچہ روتا ہے تو اس کو گود میں اٹھا لیا اور نماز پڑھ لی اور پھر جب سجدہ میں گئے تو بچہ کو ایک سائیڈ پر بٹھا دیا پھر نماز پڑھ لی۔ یہ تو اضطراری حالت ہے اللہ تعالیٰ دلوں کا حال جانتا ہے۔ کیونکہ آپ نیک نیتی سے نماز پڑھ رہی ہیں تو اللہ تعالیٰ اس کا ثواب دیتا ہے۔ لیکن نماز کا وقت آپ کے پاس کافی ہوتا ہے۔ فجر کے وقت تو بچے عموماً سوئے ہوئے ہوتے ہیں۔ یا فیڈر یا دودھ دے کے، یا فیڈ دے کے اس کو سُلا کے آپ آرام سے فجر کی نماز پڑھ سکتی ہیں۔ عام طور پہ کوشش یہ کریں کہ بچہ کو سلانے کے بعد یا بچہ کو فیڈ دیدی ہے تو پھر اس کے بعد اس کو لٹا کے اگر وقفہ ہے تو پھر آرام سے نماز پڑھیں۔ اور اگر وقفہ تھوڑا ہے مثلاً سورج ڈوب رہا ہے یا فجر کی نماز پہ سورج نکل رہا ہے تو پھر مجبوری ہے کہ جلدی جلدی نماز پڑھ لینی ہے۔ یا آپ کی عصر کی نماز سورج ڈوبنے کی وجہ سے ضائع ہو رہی ہے تو جلدی سے پڑھ لیں۔ لیکن عموماً کوشش یہ کریں کہ بچہ سے فارغ ہونے کے بعد اس کو سلا کے، لٹا کے آپ اپنی نماز پڑھ لیں۔ لیکن اگر مجبوری میں آپ کو بچہ کو گود میں لے کے پڑھنی بھی پڑھتی ہے تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔ لیکن اس میں کوشش کریں کہ جتنی زیادہ توجہ آپ نماز کی طرف قائم کر سکتی ہیں قائم رکھیں، نماز کے جو الفاظ ہیں ان پہ غور کرتی رہیں۔ اللہ تعالیٰ تو ثواب

دینے والا ہے، اللہ تعالیٰ رحمٰن رحیم ہے اور بخشش کرنے والا بھی ہے۔ تو اللہ تعالیٰ یہ ظلم نہیں کرتا۔ اللہ تعالیٰ کو ساری صورت حال پتا ہے۔ لیکن اگر ساری کوششوں کے باوجود کسی عورت کے پاس وقت نہیں رہتا اور اس کو بچہ کو گود میں لے کے نماز پڑھنا مجبوری ہے تو اللہ تعالیٰ اس کا ثواب دینے والا ہے، دیتا ہے۔

سوال:۔ اسی ملاقات میں ایک ممبر لجنہ نے دریافت کیا کہ کئی دفعہ شادی کے بعد لڑکیاں اپنا نام بدل کر خاوند کے نام کے ساتھ ملا کر رکھ لیتی ہیں۔ اسلامی نظریہ کے مطابق ایسا کرنا جائز ہے؟ حضور انور نے اس سوال کے جواب میں فرمایا:

جواب:۔ کوئی حرج نہیں ہے۔ رکھ لیتی ہیں تو کیا ہوگیا؟ اب ان کی جو پہچان ہے سرکاری کاغذوں میں، تو مجبوری ہے۔ بعض دفعہ سرکاری کاغذوں میں ایک نام مثلاً عطیہ بابر کسی نے اپنے باپ کے نام سے نام رکھا ہوا ہے۔ تو جب اس کی شادی ہو جائے گی، اس کی رجسٹریشن ہو جائے گی تو رجسٹریشن میں، اس کے نکاح فارم یا سرکاری کاغذوں میں اس کا نام عطیہ مبشر کے نام سے اگر آجائے گا، بابر کی جگہ مبشر آجائے گا تو اس میں کیا حرج ہے؟ کوئی حرج نہیں اس میں۔ اسلام میں اس کی بالکل اجازت ہے کہ خاوند کے نام سے نام رکھ لیا جائے۔ اصل نام اس کا عطیہ ہے۔ دوسرا نام تو پہچان کیلئے رکھا ہوا ہے، پہلے باپ اس کی پہچان تھا اب شادی کے بعد خاوند اس کی پہچان ہوگیا۔ بلکہ اچھی بات ہے جو خاوند کی پہچان کے ساتھ نام رکھیں گے تو خاوند کو اپنی بیوی کی عزت کا خیال رہے گا اور بیوی کو اپنے خاوند کی عزت کا خیال رہے گا۔ اور دونوں میں اس سے پیار اور تعلق زیادہ قائم ہوگا۔ اس لئے خاوند کے نام سے نام رکھنے میں کوئی حرج نہیں۔

سوال:۔ اسی ملاقات میں ایک ممبر لجنہ کا سوال پیش ہوا کہ ان Pandemic حالات میں ہم پہلے کی طرح تبلیغ نہیں کر پا رہی ہیں۔ اب ان حالات میں ہم کس طرح اپنے کام کو جاری رکھ سکتی ہیں۔ حضور اس معاملہ میں ہماری راہنمائی فرما دیں؟ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اس کے جواب میں فرمایا:

جواب:۔ اب مجبوری ہے باہر تو نکل نہیں سکتے۔ بعض ملکوں میں حکومت کی طرف سے کووڈ کی وجہ سے Social Distancing اور بعض دوسری چیزوں کی بعض پابندیاں ہیں۔ لیکن اس میں آن لائن اپنے ذاتی رابطے کئے جاسکتے ہیں۔ جنہوں نے کام کرنا ہوتا ہے انہوں نے سوشل میڈیا پہ آن لائن تبلیغ کیلئے پروگرام بنالئے ہیں۔ اگر آپ کا تبلیغ ڈپارٹمنٹ سوشل میڈیا پہ کوئی ویب سائٹ بنالیتا ہے تو اس پہ لجنہ تبلیغ کرسکتی ہیں، ساری لجنہ شامل ہوسکتی ہیں۔ پھر اپنے Contacts کو فون کر کے یا سوشل میڈیا کے ذریعہ سے Message بھیج کے تبلیغ کرسکتی ہیں۔ اسلام کی تعلیم کے بارہ میں کوئی اچھا Message، کوئی اچھا Quote بھیج دیا۔ اس سے پھر آہستہ آہستہ رستے کھلتے ہیں۔ تو ان حالات میں بھی تبلیغ کرنے کے نئے نئے رستے Explore ہوسکتے ہیں، وہ تو خود کوشش کر کے Explore کرنے چاہئیں۔ ٹھیک ہے؟

سوال:۔ اسی ملاقات میں ایک ممبر لجنہ نے حضور سے دریافت کیا کہ شادی کے معاملہ میں دین کو ترجیح دینے کی بات کی گئی ہے۔ مگر آجکل لوگ خوبصورتی اور دوسری خصوصیات کو زیادہ ترجیح دیتے ہیں جس وجہ سے جماعت کی کافی نیک اور دینی لڑکیوں کی شادی نہیں ہو رہی، اس بارہ میں حضور سے راہنمائی کی درخواست ہے؟ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اس سوال کا جواب دیتے ہوئے فرمایا:

جواب:۔ دیکھیں ہم نے تو کوشش کرنی ہے اور میں تو کوشش کرتا رہتا ہوں۔ لڑکوں کو بھی سمجھاتا رہتا ہوں۔ یہ بالکل صحیح بات ہے کہ آنحضرت ﷺ نے یہی فرمایا ہے کہ تم لوگ جو کسی سے شادی کرتے ہو تو اس کی خصوصیات کی بنا پر کرتے ہو یا اس کا خاندان دیکھتے ہو یا اس کی شکل دیکھتے ہو یا اس کی دولت دیکھتے ہو۔ لیکن ایک مومن جو ہے اس کو ہمیشہ عورت کا دین دیکھنا چاہیئے۔ اب مسئلہ یہ ہے کہ اگر لڑکوں میں دین نہیں ہوگا تو وہ لڑکیوں کا دین کس طرح دیکھیں گے؟ تو جو جماعتی نظام ہے اور خدام الاحمدیہ ہے، میں ان کو بھی کہتا ہوں کہ لڑکوں میں

دینداری پیدا کرو۔ جب لڑکوں میں دینداری پیدا ہو گی تو پھر وہ یقیناً ایسی لڑکیوں سے شادی کرنے کی کوشش کریں گے جو دیندار ہوں۔ تو یہ تربیت کا معاملہ ہے اور اس طرف میں جماعت کو بھی توجہ دلاتا رہتا ہوں اور خدام الاحمدیہ کو بھی توجہ دلاتا رہتا ہوں اور انصار اللہ کو بھی توجہ دلاتا رہتا ہوں۔ لیکن لجنہ کا کام یہی ہے کہ وہ خود بھی کوشش کریں، جو بڑی عمر کی لجنہ ممبرات ہیں، مائیں ہیں وہ بھی اپنے بچوں اور لڑکوں کی تربیت کریں، ان کو توجہ دلائیں کہ تم نے نیک اور دیندار لڑکی سے شادی کرنی ہے۔ اگر مائیں اپنا کردار ادا کریں گی تو یقیناً ان کے لڑکے بھی دیندار لڑکیوں سے شادی کریں گے۔ مسئلہ یہ ہے کہ جب لڑکے کی شادی کا معاملہ آتا ہے تو مائیں کہتی ہیں کہ ہمارا بچہ جو ہے ہم اس کی شادی اپنی مرضی سے کریں گے۔ اور جب لڑکیوں کی عمر گزر رہی ہوتی ہے اور لڑکیوں کے رشتے نہیں ملتے، جب وہ بڑی ہو جاتی ہیں، تو پھر مائیں اور باپ کہتے ہیں کہ جماعت ان کی شادی کروادے۔ حالانکہ دونوں کو جماعت کے سپرد کرنا چاہیئے اور کہنا چاہیئے کہ دیندار لڑکے اور دیندار لڑکیاں آپس میں مل کر شادیاں کریں تاکہ جماعت کے اندر ہی لڑکے اور لڑکیاں رہیں اور آئندہ بھی نیک اور دیندار نسل پیدا ہوتی رہے۔ تو یہ تو کوشش ہے، مردوں کی بھی اور عورتوں کی بھی مشترکہ کوشش ہے، جو مل کے کرنی چاہیئے۔ اس میں ماؤں کو بھی اپنا کردار ادا کرنا چاہئے اور باپوں کو بھی اپنا کردار ادا کرنا چاہئے۔ اس کیلئے میں کوشش بھی کرتا ہوں، میں توجہ بھی دلاتا ہوں، دعا بھی کرتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ سب کو اس کی توفیق دے۔

سوال:۔ اسی ملاقات میں ایک سوال حضور انور کی خدمت اقدس میں یہ پیش ہوا کہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک کونسا امر سب سے پسندیدہ اور کونسا امر سب سے ناپسندیدہ ہے؟ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اس بارہ میں فرمایا:

جواب:۔ بات یہ ہے کہ ہر ایک کے حالات کے مطابق عمل ہوتا ہے۔ آنحضرت ﷺ کے پاس ایک شخص آیا اس نے کہا کہ کونسی نیکی ہے جو میں اختیار کروں۔ آپؐ نے فرمایا کہ تم اپنے ماں باپ کی خدمت کرو جو اللہ تعالیٰ کو پسند ہے۔ ایک دوسرا شخص آیا اس نے کہا کونسی نیکی ہے جو میں کروں جو اللہ تعالیٰ کو پسند ہے۔ آپؐ نے فرمایا کہ تم مالی قربانی کرو، یہ اللہ تعالیٰ کو پسند ہے۔ تیسرا شخص آیا اس نے کہا بتائیں کونسا عمل ہے جو اللہ تعالیٰ کو پسند ہے جو میں کروں۔ آپؐ نے کہا اللہ کی راہ میں جہاد کرو۔ اسی طرح چوتھا شخص آیا اس کو ایک اور بات بتائی۔ تو آنحضرت ﷺ ان کے حالات جانتے تھے اور پتا تھا کہ کس کس میں کون کون سی کمزوریاں ہیں۔ کچھ ان کے حالات جاننے کی وجہ سے پتا ہوں گی، کچھ اللہ تعالیٰ بھی راہنمائی کرتا ہو گا۔ تو ہر ایک کے حالات کے مطابق عمل ہوتا ہے۔ یہ انسان کو خود جائزہ لینا چاہیئے کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں سات سو احکام دیئے ہیں۔ نیکیاں بھی بتائی ہیں، نواہی بھی بتائے ہیں۔ یہ بھی بتایا ہے کہ کیا کام کرنے ہیں اور کیا منع ہیں۔ اوامر کیا ہیں اور نواہی کیا ہیں۔ کرنے والے کام کیا ہیں اور نہ کرنے والے کام کیا ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے بڑی لسٹ بتادی۔ اب خود انسان کو یہ دیکھنا چاہیئے کہ میرے میں کونسی کمزوری ہے جس کو میں دور کروں اور کونسی نیکی ہے جو میں نہیں کرتا اس کو میں کروں۔ تو اگر ہر ایک اپنا جائزہ لے کر خود یہ کرے تو اصلاح پیدا ہو جاتی ہے۔ اس لئے اپنے نفس سے فتویٰ لینا چاہئے۔ ہر ایک فتویٰ Black and White میں ظاہر نہیں ہو جاتا۔ اصولی طور پر یہی حکم ہے کہ اپنی کمزوریوں کو تلاش کرو اور ان کو دور کرنے کی کوشش کرو۔ اور نہ صرف کمزوریاں دور کرو بلکہ نیکی بھی کرو۔ اس لئے اللہ تعالیٰ نے جو بنیادی اصول بتادیا وہ یہ بتادیا کہ تمہارے دو کام ہیں۔ ایک یہ کہ اللہ تعالیٰ کا حق ادا کرو، اس کی عبادت کا حق ادا کرو۔ اگر اللہ تعالیٰ کی عبادت کا حق صحیح طرح ادا کیا جائے تو اللہ تعالیٰ پھر انسان کو توفیق دیتا ہے کہ وہ نیکیاں ہی کرتا رہے۔ کیونکہ اس کی عبادت کا حق ادا ہو رہا ہوتا ہے۔ دوسرے اللہ تعالیٰ نے حکم دیا کہ اس کے بندوں کا حق ادا کرو۔ جب انسان اس کے بندوں کا حق ادا کرنے کی کوشش کرتا ہے تو پھر کسی سے برائی نہیں کرتا اور پھر مزید

نیکیوں کی بھی توفیق ملتی چلی جاتی ہے۔ یہ دونوں چیزیں آپس میں ملی ہوئی ہیں۔ تو بنیادی چیز یہی ہے کہ اللہ کا حق ادا کرو اور بندوں کا حق ادا کرو۔ باقی انسان تفصیلات میں جائے تو اپنا خود جائزہ لے، اپنے ضمیر سے دیکھے، پوچھے کہ کیا برائیاں ہیں جو میں نے چھوڑنی ہیں اور کیا نیکیاں ہیں جو میں نے کرنی ہیں۔ باقی یہ بھی ہے کہ ایک شخص آیا اس نے آنحضرت ﷺ سے کہا کہ میں اتنا نیک نہیں ہوں، میرے میں بہت ساری برائیاں ہیں۔ آپ مجھے ایک برائی بتا دیں جو میں چھوڑ دوں، باقی میں ابھی نہیں چھوڑ سکتا۔ تو آنحضرت ﷺ نے فرمایا اچھا تم یہ عہد کر لو کہ تم نے جھوٹ نہیں بولنا، ہمیشہ سچ بولنا ہے۔ جب اس نے ہمیشہ سچ بولنے کا ارادہ کیا تو ہر دفعہ جب کوئی برائی کرنے لگتا تھا تو اسے خیال آتا تھا کہ اگر آنحضرت ﷺ نے پوچھا کہ تم نے یہ برائی کی ہے تو اگر میں سچ بولوں گا تو شرمندگی ہوگی، جھوٹ بولوں گا تو میں نے وعدہ کیا ہے کہ میں جھوٹ نہیں بولوں گا۔ اس طرح آہستہ آہستہ اس کی ساری برائیاں ختم ہوگئیں۔ تو انسان کو خود دیکھنا چاہیئے۔ اسی لئے اللہ تعالیٰ نے جھوٹ کو شرک کے برابر قرار دیا ہے۔ اس لئے انسان کو جائزہ لینا چاہیئے کہ میں نے چھوٹی سے چھوٹی بات پہ بھی جھوٹ نہیں بولنا کیونکہ یہ شرک ہے اور اللہ تعالیٰ کو شرک ناپسند ہے۔ تو یہ بہت ساری باتیں ہیں جو ہر ایک کے حالات کے مطابق مختلف ہوتی ہیں۔ اس لئے خود جائزہ لے لیں کہ کیا کمی ہے۔ لیکن بنیادی اصول یہی ہے کہ اللہ کا حق ادا کرو اور بندوں کا حق ادا کرو اور جب کوئی کام کرنے لگو تو یہ دیکھ لو کہ اللہ تعالیٰ مجھے دیکھ رہا ہے۔ جب یہ یقین ہو کہ اللہ تعالیٰ مجھے، میرے ہر کام کو دیکھ رہا ہے تو پھر انسان برائی سے رُکے گا اور نیکیاں کرے گا۔

سوال:۔ اسی Virtual ملاقات مؤرخہ 14 نومبر 2020ء میں صدر صاحبہ لجنہ اماء اللہ بنگلا دیش نے حضور کی خدمت اقدس میں عرض کیا کہ حضور بنگلہ دیش کی لجنہ اور ناصرات کیلئے کوئی پیغام ارشاد فرمادیں جو اس میٹنگ کے بعد وہ سب کو پہنچا دیں۔ اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

جواب:۔ سب کو میرا السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ پہنچا دیں اور ساتھ یہ بھی کہہ دیں کہ اپنے ایمان پہ قائم رہنا۔ مشکل حالات آتے ہیں، پریشانیاں آتی ہیں، تکلیفیں آتی ہیں، اس کو کبھی اپنے دین پہ حاوی نہ ہونے دینا۔ اور ہمیشہ ہر مشکل اور ہر تکلیف کے وقت اللہ تعالیٰ کے آگے جھکنا۔ اور کسی انسان سے کسی قسم کی امید نہ رکھنا۔ اور اپنی اور اپنے بچوں کی اور اپنی نسل کی تربیت کیلئے عہد کرو کہ ہم نے انہیں نیک اور صالح بنانا ہے اور صحیح مومن بنانا ہے۔ اور اگر یہ دعا کریں گی اور اپنے بچوں کیلئے کوشش کریں گی تو ظاہر ہے کہ خود بھی اس کیلئے کوشش کرنی پڑے گی۔ اس لئے اپنی اصلاح کی طرف بھی بہت زیادہ توجہ دیں تا کہ آئندہ نیک نسلیں پیدا ہوتی رہیں۔ اور ہمیشہ یاد رکھیں کہ اگر ہماری عورتوں کی اصلاح ہو جائے اور ہماری عورتیں نیک ہو جائیں، ہماری عورتیں تقویٰ کے معیاروں کو حاصل کرنے لگیں تو ہماری نسلیں ان شاء اللہ تعالیٰ محفوظ ہو جائیں گی، پھر ہمیں کوئی فکر نہیں ہوگی۔ یہی لجنہ اماء اللہ کا کام ہے اور یہی میرا پیغام سب لجنہ اماء اللہ کو اور سب ناصرات کو ہے جنہوں نے آئندہ بھی ان شاء اللہ تعالیٰ مائیں بننا ہے۔

(الفضل 28 ستمبر 2021)

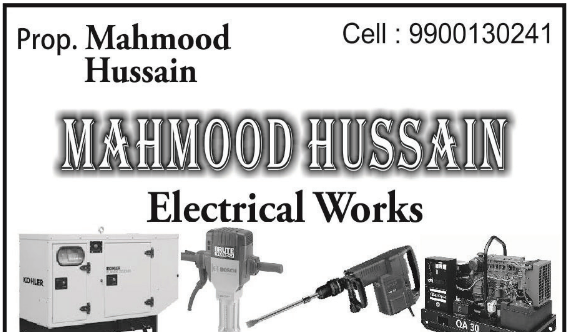

سائنس کی دنیا

Science

ناکام تجربے سے فزکس کی دنیا میں نئے باب کا آغاز

مائکروبُون کے 12 میٹر طویل ڈِیٹکٹر کو 150 ٹن مائع آرگون سے بھرے ہوئے ایک ایسے بڑے کرایوجینِک (سرد) ٹینک میں رکھا گیا ہے جس کا درجۂ حرارت منفی 186 ڈگری سینٹی گریڈ ہے۔

کائنات کی تشکیل میں استعمال ہونے والے بنیادی ذرّے کا کھوج لگانے والے سائنسدانوں کا کہنا ہے کہ فزکس میں ایک نئے باب کا آغاز ہوگیا ہے۔

ہماری روزمرہ زندگی کی تشکیل کرنے والے مادّے کے اس ایک اہم جزو سب ایٹامک پارٹیکل یا ذیلی جوہری ذّرے کی تحقیق کے لیے ایک بہت بڑا تجربہ کیا گیا۔

یہ تحقیق سٹیرائل نیوٹرِینو کہلانے والے ذرے کو پانے میں ناکام رہی ہے۔ اب یہ کائنات کے وجود میں آنے سے متعلق نئے نظریات کی جانب ماہرین طبیعیات کی راہنمائی کرے گی۔

مائکروبُون تجربے میں برطانیہ کے حصے کی فنڈنگ کرنے والے ادارے، سائنس اینڈ ٹیکنالوجی فیسلیٹیز کونسل (ایس ٹی ایف سی)، سے وابستہ پروفیسر مارک ٹامسن اس نتیجہ کو 'بہت اہم' قرار دیتے ہیں۔

اس کی وجہ یہ ہے کہ ماہرین طبیعیات کی ایک بڑی تعداد اپنے نظریات کی بنیاد سٹیرائل نیوٹرینو کی موجودگی کے امکان پر رکھتی رہی ہے۔

پروفیسر ٹامسن نے بی بی سی سے بات کرتے ہوئے کہا کہ 'یہ خیال کافی عرصے سے پایا جاتا ہے اور اس میں کافی دلچسپی لی گئی ہے۔

'یہ نتیجہ واقعی دلچسپی کا باعث ہے کیونکہ اس کا اثر پارٹیکل فزکس اور کوسمولوجی (علمِ کائنات) کے شعبوں میں ابھرنے والے نئے نظریات پر پڑے گا۔'

مائکروبُون تجربہ ریاست ایلینائے میں قائم امریکہ کی فرمی نیشنل ایکسیلیریٹر لیبارٹری میں کیا جارہا ہے۔ مگر اس میں کئی ملکوں کے ماہرین طبیعیات شریک ہیں۔

مائکروبُون کے الیکٹرونک ریکس (برقیاتی پھٹوں) کو ڈیٹکٹر کے بالکل اوپر ایک ایسے پلیٹ فارم پر رکھا گیا ہے جو نتائج کو متاثر کرنے کی حامل کاسمِک ریڈیئیشن یا کائنات میں موجود تابکار شعاعوں کی بڑی مقدار کو روکتا ہے۔

نیوٹرینو کائنات میں بکھرے ہوئے سب ایٹامک پارٹیکلز یا ذیلی جوہری ذرّات ہیں مگر روزمرہ کی دنیا میں کم ہی مُخل ہوتے ہیں۔ یہ ہر لمحے اربوں کی تعداد میں زمین اور اس پر بسنے والوں میں سے گزرتے ہیں۔

ان کی تین اقسام ہیں: الیکٹرون، ماؤن اور ٹاو۔ 1998 میں جاپانی سائنسدانوں نے دریافت کیا تھا کہ نیوٹرینو سفر کے دوران خود کو ایک روپ سے دوسرے میں ڈھالتے رہتے ہیں۔

روپ دھارنے کے اس عمل کی توجیہ سٹینڈرڈ ماڈل کہلانے والے سب ایٹامک فزکس کے موجودہ 'بڑے نظریے' سے نہیں کی جا سکتی۔ بعض ماہرین طبیعیات کا خیال ہے کہ اس بات کے پتہ چلنے سے کہ نیوٹرینو کی کمیت اس قدر کم کیوں ہوتی ہے ہمیں کائنات کے موجودہ نظام اور اس کے وجود میں آنے کے عمل کو سمجھنے میں مدد ملے گی۔ کمیت کی کمی نیوٹرینو کے شکل بدلنے کی صلاحیت کا باعث ہے۔

اینٹی میٹر یا ضد مادّہ

موجودہ نظریات کی رو سے بِگ بینگ (کائنات کی پیدائش کے وقت ہونے والا انفجارِ عظیم یا بڑا دھماکہ) کے فوراً بعد مادے اور ضد مادے کی مقدار مساوی تھی۔ تاہم جب مادّہ اور ضد مادّہ آپس میں ٹکراتے ہیں تو ایک دوسرے کو شدت کے ساتھ مٹا کر رکھ دیتے ہیں اور اس دوران توانائی خارج ہوتی ہے۔ اگر کائنات میں دونوں کی مقدار برابر تھی تو انھیں ایک دوسرے کو ختم کر دینا چاہئے تھے۔

بجائے اس کے آج زیادہ تر کائنات مادّے سے بنی ہوئی ہے اور ضد

مادّے کی مقدار بہت کم ہے۔

بعض سائنسدانوں کا خیال ہے کہ نیوٹرینو کے شکل بدلنے کی صلاحیت کے پیچھے کائنات کی پھرتی کارفرما ہے جس کی وجہ سے بِگ بینگ کے بعد مادّے کی اتنی مقدار باقی رہی جس سے سیارے، ستارے اور کہکشائیں وجود میں آئیں۔

سنہ 1990 میں امریکی محکمۂ توانائی کی ریاست نیومیکسیکو میں قائم لاس الاموس نیشنل لیبارٹری میں لکوِڈ سِنٹیلیٹر نیوٹرینو ڈیٹکٹر نامی تجربے کے دوران الیکٹرون نیوٹرینو کی اس سے کہیں زیادہ مقدار پیدا ہوئی جس کی وضاحت نیوٹرینو کی تین اقسام کی شکل بدلنے والے نظریہ سے ممکن ہوسکتی تھی۔ بعد میں 2002 میں ایک اور تجربے نے اس نتیجے کی تصدیق بھی کر دی۔ ماہرین طبیعیات نے ایک چوتھی قسم کے موجود ہونے کا خیال پیش کیا اور اسے سٹیرائل نیوٹرینو کا نام دیا۔ ان کا خیال تھا کہ اس ذرے سے الیکٹرون نیوٹرینو کے بڑی مقدار میں پیدا ہونے کی وضاحت ہو سکے گی، اور یہ بھی واضح ہو سکے گا کہ یہ ذرّات شکل کیوں بدلتے ہیں۔

انھیں سٹیرائل یا بانجھ نیوٹرینو کا نام اس لیے دیا گیا کہ وہ مادّے کے ساتھ کسی طرح کا تعمل نہیں کرتے، جبکہ دوسرے نیوٹرینو اگرچہ کم ایسا کر سکتے ہیں مگر ایسا کرنے کی صلاحیت رکھتے ہیں۔ سب ایٹامک فزکس میں سٹیرائل نیوٹرینو کی دریافت ہِگس بوسون سے بڑی ہوتی کیونکہ نیوٹرینو کی دوسری حالتوں اور ہِگس پارٹیکل کے برعکس یہ فزکس کے موجودہ سٹینڈرڈ ماڈل کا حصہ نہیں ہے۔

سٹیرائل نیوٹرینو کو ڈھونڈنے کے لیے پانچ ملکوں کے تقریباً 200 سو سائنسدانوں پر مشتمل ایک ٹیم نے مائکرو بوسٹر نیوٹرِینو ایکسپیریمنٹ یا مائکرو بُون تیار کیا جو ایک بڑے ٹرک کی جسامت کے برابر جگہ میں 150 ٹن مشینوں کو اپنے اندر سموئے ہوئے ہے۔

اس کے ڈیٹکٹر نہایت حساس ہیں اور سب ایٹامک کی دنیا میں اس کے مشاہدات کی مثال کسی چیز کو الٹرا ہائی ڈیفینیشن یعنی انتہائی صاف طور پر دکھائی دینے سے دی جاتی ہے۔

اب اس ٹیم نے اعلان کیا ہے کہ اس تجربے سے حاصل ہونے والی معلومات کے چار الگ الگ تجزیوں سے یہ نتیجہ اخذ کیا گیا ہے کہ سٹیرائل نیوٹرینو کے بارے میں 'کوئی سراغ نہیں' ملا ہے۔

ایک نیا باب

مگر اس نتیجے سے معاملہ یہاں ختم نہیں ہوا بلکہ اس سے ایک نیا باب کھل گیا ہے۔

فرمیلیب کی ڈاکٹر سیم زیلر کا کہنا ہے کہ کوئی سراغ نہ ملنے کا مطلب سابقہ معلومات کی تردید نہیں ہے۔

انھوں نے کہا، 'سابقہ معلومات جھوٹ نہیں بولتیں۔

'کوئی بہت دلچسپ عمل جاری ہے جسے ہمیں سمجھنا ہے۔ نئی معلومات ہمیں ممکنہ توجیہات سے نئی سمت میں لے جا رہی ہیں اور کسی زیادہ پیچیدہ اور دلچسپ طرف اشارہ کر رہی ہیں۔ یہ بات بہت ولولہ انگیز ہے۔'

مانچسٹر یونیورسٹی کے پروفیسر جسٹِن ایوانز کا خیال ہے کہ ان معلومات نے جس نئی پہیلی کو جنم دیا ہے وہ نیوٹرینو کے بارے میں تحقیق میں ایک نیا موڑ ثابت ہوا ہے۔

ان کا کہنا تھا کہ 'جب بھی ہم نیوٹرینو کو دیکھتے ہیں تو ہمیں کوئی نئی یا غیر متوقع بات پتا چلتی ہے۔

'مائکروبُون کے نتائج ہمیں ایک نئی سمت میں لے جا رہے ہیں اور ہمارا نیوٹرینو پروگرام ہمیں بعض معمّوں کی تہہ تک پہنچا دے گا۔'

❁❁❁

HEALTH & FITNESS CORNER

گلے کی خرابی سے نجات پانا بہت آسان

موسم سرما میں گلے کی خراش اور تکلیف عام بات بن جاتی ہے جو بعض اوقات شدت بھی اختیار کر لیتی ہے، تاہم اس سے آسانی سے چھٹکارہ پایا جاسکتا ہے۔ماہرین کا کہنا ہے کہ ناریل کے باقاعدہ استعمال سے آپ گلے کی خرابی سے نجات پاسکتے ہیں۔ماہرین کے مطابق ناریل کا تیل گلے کی تکالیف کو مندمل کرنے کی صلاحیت رکھتا ہے۔ناریل کے تیل کا صرف ایک یہی فائدہ نہیں ہے،ماہرین صحت وغذائیت کے مطابق اس کا ایک اور فائدہ قوت مدافعت میں اضافہ کرنا اور میٹابولزم کو بہتر بنانا ہے۔ناریل کا تیل میٹابولزم یعنی جسم میں موجود غذائی اجزا کو توڑ کر ان سے توانائی حاصل کرنے کے عمل کو تیزی سے انجام دیتا ہے جس کے باعث وزن میں کمی ہوتی ہے۔ماہرین کا کہنا ہے کہ ناریل کے تیل میں موجود چکنائی انسانی جسم کے لیے بے حد فائدہ مند ہے۔ماہرین غذائیت کہتے ہیں کہ اپنے کھانوں میں باقاعدگی سے ناریل کے تیل کے 3 چمچے ملانے سے ہم اس کے تمام فوائد حاصل کر سکتے ہیں۔

شوگر میں مبتلا افراد کیلئے خوشخبری

ذیابیطس زندگی بھر ساتھ رہنے والے ایسی طبی حالت ہے جو ہر سال لاکھوں افراد کو موت کے منہ میں دھکیل دیتی ہے اور یہ کسی کو بھی شخص کو لاحق ہوسکتی ہے۔یہ بیماری اس وقت پیدا ہوتی ہے جب جسم اپنے اندر موجود شکر (گلوکوز) کو حل کر کے خون میں شامل نہیں کر پاتا اس کی پیچیدگی کی وجہ سے دل کے دورے، فالج، نابینا پن، گردے ناکارہ ہونے اور پاؤں اور ٹانگیں کٹنے کا خطرہ پیدا ہوسکتا ہے۔اس سلسلے میں ٹی ایچ بی گلوبل نے شوگر کے مریضوں کیلئے نہایت آسانی پیدا کر دی ہے اب مریض اپنی شوگر گھر بیٹھے بہت سہل انداز میں اپنا چیک اپ کر سکتے ہیں۔

دو روزہ ڈائبٹیز کانفرنس میں دی ہیلتھ بینک گلوبل کا اسٹال توجہ کا مرکز بنا رہا، پہلی بار جدید ڈیوائس کے ذریعے گھر بیٹھے شوگر کے مسائل اور اس کے علاج کے معاملات با آسانی حل کیے جاسکتے ہیں۔ٹی ایچ بی گلوبل ہوم کیئر سروسز کے ساتھ ساتھ ریموٹ مانیٹرنگ اور ڈیلی سپورٹ کی فراہمی کے ذریعے ہندوستان میں معیاری ہیلتھ کیئر فراہم کر کے ملک میں ہیلتھ کیئر کے معیار کو یکسر تبدیل کرنے کا ذاتی نظام رکھتا ہے۔اس کے علاوہ ٹی ایچ بی گلوبل دبئی اور کویت میں بھی سروس کی فراہمی میں اہم کردار ادا کر رہا ہے۔بہت سے لوگ اگر شوگر ہوجائے تو انجیکشن لگوانے سے گھبراتے ہیں اور ڈاکٹر سے اصرار کرتے ہیں کہ وہ انھیں گولیاں دے۔گولیاں ٹھیک ہیں لیکن وہ انسولین کا ڈائریکٹ بدل نہیں ہیں۔

انسولین کا انجیکشن آپ کو وہ فوری انسولین مہیا کر دیتا ہے جو خوراک کو توڑنے کے لیے کافی ہے، بصورتِ دیگر شوگر آپ کے خون میں شامل ہو کر جسم کے دوسرے اعضا مثلاً دل، گردوں اور آنکھوں وغیرہ کو متاثر کرتی ہے۔انسولین ذیابیطس کو صحیح نہیں کرتی لیکن اس کو 'مینیج' کر سکتی ہے۔

اگر آپ کو ڈاکٹر نے واقعی منع نہیں کیا تو جو چاہے کھائیں لیکن اس بات کا احتیاط کریں کہ وہ زیادہ نہ ہو، آپ انجیکشن لے رہے ہوں اور آپ کوئی ایسی ایکٹیویٹی یا ورزش ضرور کریں کہ جو آپ نے کھایا ہے وہ ٹوٹ جائے۔

یعنی توانائی گلوکوز وغیرہ علیحدہ ہو جو جسم کے پٹھوں اور دوسرے اعضا کو چاہیئے اور فضلہ علیحدہ شوگر کو ہر حالت میں ٹوٹنا چاہیئے اگر ایسا نہ ہو تو یہ جسم کے حصوں میں اسی طرح شامل ہوتی ہے اور انھیں تباہ کرتی ہے۔

شوگر مانیٹر کرتے رہیں تا کہ پتہ چلے کہ دن کے کس وقت وہ بڑھتی ہے یا کم ہوتی ہے۔اس سے آپ اپنی روٹین بنا سکتے ہیں۔مزید یہ کہ کھانے کے فوراً بعد ہی مانیٹر کرنے نہ بیٹھ جائیں کیونکہ گلوکوز کے ٹوٹنے اور خون کے ذریعے جسم کے خلیوں میں توانائی پہنچانے میں دو گھنٹے تک لگ سکتے ہیں۔اچھی خبر یہ ہے کہ اگر صحت مند کاربوہائیڈریٹس اور فائبر والی غذا کھائیں تو آپ کی بلڈ شوگر خود بخود ہی کم ہوجاتی ہے۔ورزش سے جسم کی انسولین کے متعلق حساسیت بڑھ جاتی ہے جس کی وجہ سے وہ زیادہ بلڈ شوگر جذب کر سکتا ہے۔

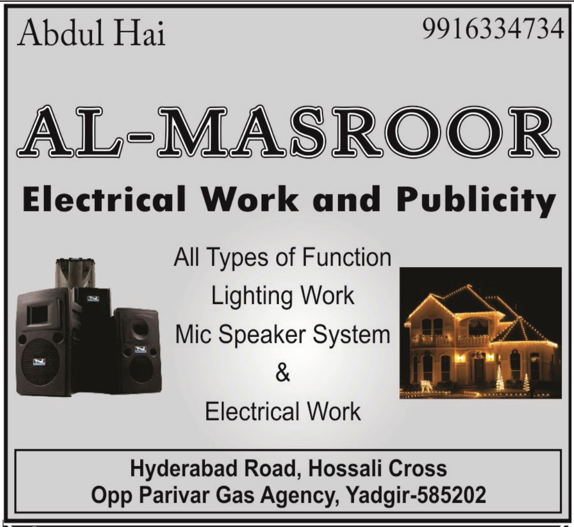

اردو — گوشۂ ادب

غزل

(ساقی امروہوی)

خدا نے کیوں دل درد آشنا دیا ہے مجھے
اس آگہی نے تو پاگل بنا دیا ہے مجھے
ḳhudā ne kyuuñ dil-e-dard-āshnā diyā hai mujhe
is āgahī ne to pāgal banā diyā hai mujhe

تمہی کو یاد نہ کرتا تو اور کیا کرتا
تمہارے بعد سبھی نے بھلا دیا ہے مجھے
tumhī ko yaad na kartā to aur kyā kartā
tumhāre ba.ad sabhī ne bhulā diyā hai mujhe

صعوبتوں میں سفر کی کبھی جو نیند آئی
مرے بدن کی تھکن نے اٹھا دیا ہے مجھے
sa.ūbatoñ meñ safar kī kabhī jo niiñd aa.ī
mire badan kī thakan ne uThā diyā hai mujhe

میں وہ چراغ ہوں جو آندھیوں میں روشن تھا
خود اپنے گھر کی ہوا نے بجھا دیا ہے مجھے
maiñ vo charāġh huuñ jo āñdhiyoñ meñ raushan thā
ḳhud apne ghar kī havā ne bujhā diyā hai mujhe

بس ایک تحفۂ افلاس کے سوا ساقی
مشقتوں نے مری اور کیا دیا ہے مجھے
bas ek tohfa-e-iflās ke sivā ‘sāqī’
mashaqqatoñ ne mirī aur kyā diyā hai mujhe

❀❀❀

گلو گلہری

ننھی گلہری گلو جنگل کے اس حصے میں رہتی تھی، جہاں درخت خوب گھنے اور ہرے بھرے تھے۔ ایک دن اس کی ماما نے کہا، ”گلو! میں کھانے کی تلاش میں جارہی ہوں، تمہارے بابا دوسرے جنگل گئے ہیں، میری غیر موجودگی میں گھر سے باہر نہ جانا، کیونکہ آج موسم کے آثار ٹھیک نہیں، بارش اور تیز ہوا چلنے کا امکان ہے۔“ گلو نے اس وقت تو سر ہلا دیا لیکن ماما کے چلے جانے کے تھوڑی ہی دیر بعد اسے اپنی دوست منکی کا خیال آیا، جو اس کے گھر سے تھوڑے فاصلے پر رہتی تھی۔ منکی کا گھر جنگل کے بیچوں بیچ ایک بڑے سے ٹیلے کے دامن میں بنی سرنگ میں تھا۔

آسمان پر بادل سورج سے آنکھ مچولی کھیل رہے تھے، تھوڑی ہی دیر میں سورج چاچا ہار گئے اور اپنا منہ چھپالیا۔ ہر طرف سیاہ بادل چھا گئے، ابھی گلو آدھے راستے میں تھی کہ اچانک بجلی چمکی، اچھلتی کودتی، گلو ڈر گئی اور تیزی سے بھاگنے لگی۔ سامنے سے خرگوش میاں اپنے گھر کی طرف جاتے دکھائی دیئے۔ گلو کو بھاگتے دیکھ کر انہوں نے زور سے کہا، ”ادھر کہاں جارہی ہو؟ چلو واپس اپنے گھر چلی جاؤ، تمہیں کس نے کہا تھا کہ اس موسم میں گھر سے نکلو؟“ جونہی بجلی تیزی سے چمکی، گلو نے گھبراہٹ میں سامنے دیکھے بغیر چھلانگ لگائی اور اونچے درخت سے اس کا سر ٹکرا گیا۔ آہ! درد کی ایک تیز لہر اُٹھی اس کی آنکھوں کے سامنے اندھیرا چھا گیا۔ اس نے ماتھے پر ہاتھ رکھا جس پر ایک بڑا سا گومڑ بن گیا تھا اور ہائے ہائے کرتی آگے بڑھی۔ خرگوش میاں بڑبڑائے، ”اندھی ہو، نظر نہیں آتا؟“ گلو تیزی سے دوسری طرف مڑی تو کانٹے دار جھاڑیوں میں پاؤں جا پڑا، اس کے منہ سے ایک تیز چیخ نکلی اور وہ لنگڑاتی ہوئی راستے کے درمیان میں چلنے لگی، بالآخر گرتی پڑتی وہ گھر پہنچ ہی گئی اسے چوٹ لگی تھی اور درد بھی ہو رہا تھا، گھر کے ایک کونے میں بیٹھ کر وہ رونے لگی اور روتے روتے سوگئی۔ جب اس کی آنکھ کھلی تو بارش تھم گئی تھی، آسمان صاف ہو چکا تھا۔ اس نے باہر جھانک کر دیکھا تو ماما واپس آتی دکھائی دیں۔ اسے ایک بار پھر رونا آ گیا، جونہی اس کی ماما اندر داخل ہوئیں وہ دوڑ کر ان سے لپٹ گئی۔ ماما نے اسے مٹی اور کیچڑ میں لت پت دیکھا تو پریشان ہوگئیں، اس کے سر پر ہاتھ رکھا تو گومڑ پر جالگا، گلو زور سے رونے لگی اور روتے روتے ماما کو سارا قصہ سنادیا۔ ماما نے اسے اپنے ساتھ لگا کر پیار کیا اسے تسلی دی، اس کا منہ ہاتھ دھلا کر صاف کیا دوا لگائی۔ صبح تک گلو ٹھیک ہو چکی تھی اور سب کچھ بھول بھال کر پھر سے اچھل کود کر رہی تھی۔ چند دنوں کے بعد گلو ماما کی غیر موجودگی میں پھر گھر سے باہر نکل گئی، اس کا دل چاہا کہ وہ تالاب کے کنارے لگے اخروٹ کے درخت پر جا کر اخروٹ کھائے۔ وہ اچھلتی کودتی، چھلانگیں لگاتی، دُم لہراتی، وہ جنگل کے دوسرے کنارے بنے تالاب تک پہنچ گئی اور اخروٹ کے درخت سے نرم نرم اخروٹ ڈھونڈ کر کھانے لگی۔

واپسی پر اس نے دو اخروٹ ہاتھ میں پکڑ لیے، وہ انہیں چھپانا چاہتی تھی تاکہ کچھ دن بعد نکال کر کھالے۔ اکا دکا بادل اکٹھے ہو رہے تھے، اس نے سر اٹھا کر آسمان کی طرف دیکھا تو سورج میاں منہ چھپاتے دکھائی دیئے۔ ہائے اللہ! آج پھر بارش ہوگی، مجھے فوراً گھر چلے جانا چاہیے۔ اس نے سوچا، درخت سے نیچے اتری اور اپنے گھر کی طرف دوڑنے لگی، راستے میں کھوہ نظر آئی، گلو نے جلدی جلدی اخروٹ اس میں چھپا دیئے اور چھلانگیں لگاتی آگے بڑھنے لگی، ابھی آدھے راستے میں تھی کہ بجلی چمکی پانی ٹپ ٹپ برسنے لگا۔ راستے میں پتھر سے ٹھوکر لگی۔

اف! اس کے منہ سے نکلا، پاؤں میں شدید درد کی ٹیس اٹھی، اسی وقت بارش سے بچنے کے لیے، درخت کی اوٹ میں بیٹھی بلی کی آواز سنائی دی: ”ڈرنے کی کوئی بات نہیں، ہمت کرو! سامنے دیکھ کر قدم بڑھاؤ۔“ گلو نے چوکنا ہو کر بلی کی طرف دیکھا اور اعتماد سے قدم بڑھانے لگی۔ ”شاباش ننھی گلہری! شاباش!“ اسے بلی کی آواز سنائی دی، وہ اور تیزی سے بھاگنے لگی۔ تھوڑی ہی دیر میں وہ گھر پہنچ گئی، اگرچہ وہ ساری کی ساری بھیگ چکی تھی اور اس کے پاؤں سے خون بہہ رہا تھا، لیکن دانا دشمن کی حوصلہ افزائی نے اس کی ہمت بڑھا دی۔ گلو نے ماما کے آنے سے پہلے ہی اپنا زخم خود ہی صاف کرلیا، گھر پہنچنے کی خوشی میں وہ ہر تکلیف بھول چکی تھی۔ ❀❀❀

10 Years Quality Service Est. 1992 Study Abroad

Study Abroad

10 Offices Across India

All Services Free of Cost

سٹڈی ابراڈ

Prosper Overseas

Is the India's Leading Overseas Education Company.

About Us

Prosper Overseas is a One STOP SOLUTION to all International Study Needs. Representing over 500 Universitites / Colleges in 9 Countries since last 10 years

Achievements

* NAFSA Member Association, USA.
* Certified Agent of the British High Commission
* Trusted Partner of Ireland High Commission
* Nearly 100% success Rate in Student Admissions in various institutions abroad, Training Classes, and Student Visas.

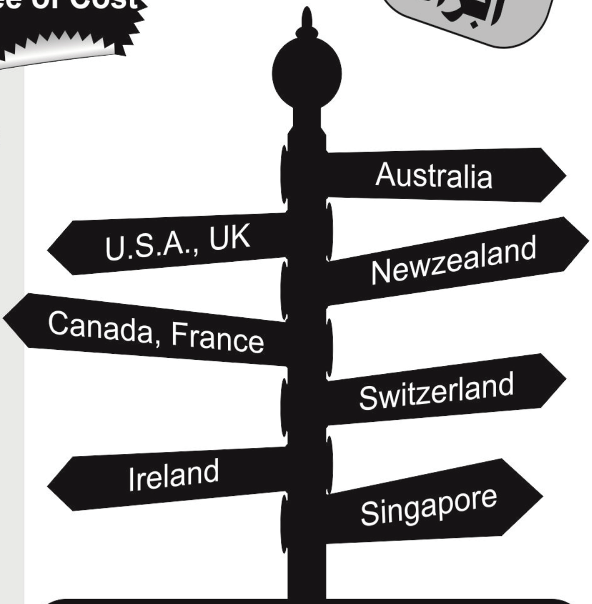

بیرون ممالک میں اعلیٰ پڑھائی کرنے کیلئے رابطہ کریں

CMD : Naved Saigal

Website : www.prosperoverseas.com

e-mail : info@prosperoverseas.com

National helpline : 9885560884

Corporate Office

Prosper Education Pvt. Ltd.

1-7-27/6, Behind Green Park Hotel, Green Lands,Ameerpet,
Hyderabad - 500016, Andhra Pradesh, Phone : +91 40 49108888

ملکی رپورٹس

رپورٹ کارکردگی ماہِ ستمبر 2021

معتمد مجلس خدام الاحمدیہ قادیان:(1) اس ماہ خدام کو حضرت مسیح موعودؑ کی تصنیف ''ضرورۃ الامام'' (نصف اوّل) کا خلاصہ اور اسکی ریکارڈنگ شئیر کی گئی۔(2) دوران ماہ قادیان میں 10 روز تعلیمی کلاسز کا انعقاد کیا گیا۔(3) اس ماہ تمام خدام نے روزانہ تربیتی وفلاحی کاموں میں حصہ لیا (4) مشکوٰۃ، راہ ایمان میں قادیان کے خدام نے تربیتی، تبلیغی اور تعلیمی مضامین لکھے۔(5) اس ماہ 18 طلباء کی مزید تعلیم کے سلسلہ میں کاؤنسلنگ کی گئی۔(6) دوران ماہ رشتہ ناطہ کے سلسلہ میں 31 خدام کی کاؤنسلنگ کی گئی۔(7) دوران ماہ کل 9 وقارِعمل جملہ محلہ جات میں منعقد کئے گئے۔(8) 1 تبلیغی اجلاس کا انعقاد کیا گیا (9) 04 تربیتی اجلاسات آن لائین منعقد کئے گئے۔(10) 1 اجلاس ''تعلیم کی اہمیت و افادیت'' پر منعقد کیا گیا (11) 6 خدام نے عطیہ خون دیا اور تقریباً 180 سے زائد لوگوں کی 30000 روپئے اور راشن وغیرہ کے ذریعہ امداد کی گئی۔

❁❁❁

through references from the Holy Quran, authentic traditions (Hadith) of the Holy Prophet of Islam (s.a.w) and the sayings of the Promised Messiah (a.s). Every Khadim should be personally aware about the importance of Namaz (prayers). Atfal should also participate in obligatory prayers and other Jamaati activities from tender age. With this objective, the Majlis e Amla members should play a proactive role in discharging their responsibilities. As the age of Aftal is such that you should always keep them close to you. They should be attached towards faith and always be engaged in the activities of the Jamaat. New possibilities and avenues should be explored all the time for engaging them in pursuit of this objective.

The programs of Khuddamul Ahmadiyya and Atfalul Ahmadiyya should be made post taking their inputs about their likes and interests. The manner in which you would keep the Khuddam and Atfal of your Majlis engaged, you would be laying a good foundation and preparing them for the future.

You should also keep in mind that the Khuddam should always be engaged with some sports. They should not be roaming about in the streets alone or engaged with indoor and virtual games online. They should participate in active outdoor sports and allocate some time to go out and play in the ground.

One of the main responsibilities of Majlis Khuddamul Ahmadiyya is the protection of the institution of Khilafat-e-Ahmadiyya. And you can do this by listening to and obeying the words of the Khalifa of the time. Moreover, the safeguarding of the Jamaat is also dependent upon the same that you listen to and obey the guidance and directives of the Khalifa of the time. In contemporary times, the resource available at our disposal to listen to and abide by the instructions of the Khalifa of the time, by the sheer grace and grand beneficence is MTA. Hence its imperative on you that you should listen to my Friday sermon through any means, no matter where you are. Lots of letters have been received acknowledging that ever since they are listening to my Friday sermon regularly, they have strengthened their ties with the Jamaat and increased in their faith. So you must take benefit from this spiritual food such that you reap the blessings and rewards of Khilafat in a befitting manner.

May Allah grant you the capacity to adhere to all the guidance issued forth and may you be the recipient of his manifold blessings. Aameen.

***

Message of

Huzoor Anwar ABA

on the occasion of National Ijtima MKA India 2021

Dear Members MKA Bharat

Assalamo Alaikum Warahmatullahe Wabarkatahu

I have been very pleased with the fact that Majlis Khuddamul Ahmadiyya Bharat has been granted the succor to conduct the Annual Ijtema. May Allah make it blessed and successful from all fronts and bestow fruitful outcome. Aameen. I have been requested to send a message on this occasion. I would like to provide some important directives in this context.

These days people are drifting away from Allah due to worldly wise materialistic tendencies and they are inclined towards worldly goals and objectives. But our Jamaat is a spiritual denomination. That is why you should offer your five times daily prayers at their appointed hours and you should also recite the Holy Quran consistently and diligently. You should also try as much as possible to arrange for offering the pre-dawn supererogatory prayers (Tahajjud). This is the way to attain the pleasure of Allah and open the golden doors of success. It is essential for you to perform the pre-dawn supererogatory prayers (Tahajjud). When a person attains nearness to Allah, the propensity to fulfil the rights of his creation would automatically increase. You should always remember that the Promised Messiah (a.s) has stated that paying allegiance to him is tantamount to the evolution of a new life. It is also the responsibility of the office bearers of Majlis Khuddamul Ahmadiyya that they remind the youths about the significance of Namaz(prayers). They should be made aware about the five times daily prayers which is obligatory for all Muslims. The importance of prayers should be explained to them

as a result that the Holy Prophet (sa) was truthful and accepted Islam. He did not wish to return to his people, however, Hazrat Abu Ubaidah (ra) said that if he did not return, the Romans may think this to be a gesture of non-compliance. Thus, he told him that he should go back the next day with the representative appointed for the Muslims.

His Holiness (aba) said that the next day, the Romans attempted to entice the Muslim representative with riches and wealth and cited their good treatment of the Arabs in the past. Then they offered monetary compensation for the Muslims leaving the battle. The Muslim representative realised that these conditions were being presented only because the Romans were realising their imminent defeat. He replied by saying that the Romans had only treated the Arabs well in order to spread their religion to them, and those same Arabs were fighting against them alongside the Muslims. Furthermore, he said that though the Romans may be wealthy, the Muslims were given the greatest wealth by the Holy Prophet (sa). Thus, he stipulated the condition that if the Romans agreed to pay jizya [tax] then the battle could cease and the Romans would be spared. However they strongly reused the idea of paying any sort of tax, and thus, preparations for another battle ensued. The Muslims fought valiantly and were encouraging one another during the battle. Although the Muslim army was not more than 30,000-35,000, including women who fought courageously, the Romans were defeated. His Holiness (aba) further detailed some incidents of bravery and courage displayed by the Muslims during the battle.

His Holiness (aba) said that there are varying accounts of how many Romans were killed, ranging from 70,000 to 100,000, whereas 3,000 Muslims were martyred during the battle. Hazrat Umar (ra) had anxiously been waiting to hear about the outcome of this battle and had not slept. Upon hearing that the Muslims were victorious, he immediately fell into prostration, thanking God. Hazrat Umar (ra) also instructed that the tax had been instituted in areas which had been conquered by the Muslims on the condition that the Muslims would protect them. However, since the Muslim army had been fighting another battle and were unable to be present in those areas, the amount received in tax from them was to be returned. Such an example has never been established by any other ruler in history.

His Holiness (aba) related an incident from this battle regarding Ikrimah. After the battle, he and others who had been fighting were found after the battle to be severely injured. Ikrimah was presented with water, but he indicated that the person beside him should be given water first. When water was presented to that person, he indicated that the person beside him should be given water first. This continued until the last person was presented with water, but he passed away, and during this time, all of the others had also passed away.

His Holiness (aba) said that he would continue highlighting incidents from the life of Hazrat Umar (ra) in future sermons.

***

Summary of the Friday Sermon delivered by Hadrat Khalifa-tul-Masih V (May Allah be his Helper)on 17TH September 2021 at Mubarak Mosque Islamabad, Tilford, UK.

After reciting Tashahhud, Ta'awwuz and Surah al-Fatihah, His Holiness, Hazrat Mirza Masroor Ahmad (aba) said that he would continue highlighting incidents from the life of Hazrat Umar (ra).

His Holiness (aba) said that he would detail incidents regarding the Battle of Yarmuk. His Holiness (aba) said that there are some varying opinions as to when exactly this battle took place, but according to historical accounts, it is clear that it took place during the Caliphate of Hazrat Umar (ra). The Romans had been suffering defeat upon defeat at the hands of Muslims, due to which they called upon their allies and those under their rule to establish a large army. Hazrat Abu Ubaidah (ra) learned of these plots and ploys and encouraged the Muslims. It was suggested that the Muslims would form their ranks outside of the city and those envious which had already embarked should be called back in order to help the Muslims army. Up until then, the Muslims had made a pact with the Christian tribes and allowed them to maintain their lands and properties. Hazrat Abu Ubaidah (ra) decided that all the tax which used to be collected from them was returned to each individual. Upon hearing this, the Christian people rejoiced. In fact, not only did Hazrat Abu Ubaidah (ra) do this with the residents of Homs, but said that the same should be done for all those places which had been conquered. After this, Hazrat Ubaidah (ra) travelled from Homs to Damascus where he would inform Hazrat Umar (ra) about what had happened and seek counsel from other army leaders.

His Holiness (aba) said that Hazrat Abu Ubaidah (ra) went to Yarmuk, located close to the river of Jordan. The Romans had a large army, which was causing fear in the hearts of some Muslims. When Hazrat Umar (ra) was informed of this, he spoke to the Muhajireen and Ansar who all expressed their desire to help. In the end, it was decided that more troops would be sent in order to help replace those already there. At the same time, more armies and envoys were sent in order to join the Muslims. The Roman army totalled around 200,000 and had their religious leaders at the forefront of their ranks. As the two armies came face to face, the religious leaders advanced, and the Muslims came forward as well, defeating them, and thus beginning the battle. Later on during the battle, the Muslims were proving to be victorious. As the day came to an end, the battle was paused until the next day. During the night, the Romans plotted to offer the Muslims wealth in order to avoid any further fighting. A Roman by the name of George approached the Muslims the next day and asked them to appoint a representative to negotiate terms of a peace treaty. Hazrat Abu Ubaidah (ra) appointed Hazrat Khalid (ra) for this task.

His Holiness (aba) said that in the meantime, one of the Christians saw Hazrat Abu Ubaidah (ra) praying in the mosque. Afterwards, he asked him what Islam has to say about Jesus (as). Hazrat Abu Ubaidah (ra) replied by reciting verses of the Holy Qur'an regarding Jesus (as) which greatly impressed the Christian man. He agreed